WWW.PAKSOCIETY.COM

تم آخری جزیرہ ہو

ام مریم

قسط کا خلاصہ

جہان ژالے کو کھونے کے تصور سے ہراساں ہے، ایسے میں ژالے اسے زینب سے نکاح کو فورس کرتی ہے، صرف وہی نہیں جب معاذ بھی وہی بات کہتا ہے اور اس کے علم میں یہ بات آتی ہے کہ یہ پپا جان کی خواہش تو جہان کے پاس انکار کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے۔

معاذ اور پرنیاں کے تعلقات کی سرد مہری جہان کی بہتری کی کوشش اور معاذ کو سمجھانے بجھانے کے باوجود بڑھتی جاتی ہے۔

جہان ژالے کی بیماری کے متعلق جان کر خود کو فضا میں معلق محسوس کرتا ہے۔

اب آپ آگے پڑھیے

چالیسویں اور آخری قسط

http://www.bookstube.net/

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

http://www.paksociety.com ... http://www.bookstube.net/

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس کے رنج والم کا، بے قراری کا، وحشت واضطراب کا یہاں تک کہ ہیجان کا بھی وہی عالم تھا، وہ اسی طرح زاروقطار روتی اُسے موردِالزام ٹھہرا رہی تھی، اسے مجرم گردان رہی تھی۔

''اگر تم ایسا نہ کرتے، اگر تم میری خواہش پوری کردیتے...... مجھے...... مجھے اپنی چاہت کا مان دے دیتے، تو کبھی یوں برباد نہ ہوتی میں...... تم نے ہی مجھے بربادی کی انتہا تک پہنچایا، تم تھے جس نے مجھے ریزہ ریزہ کرکے بکھیر دیا۔''

مسلسل رونے سے اس کی آواز بھاری ہوچکی تھی، مگر غبار ختم نہیں ہورہا تھا، وہ یونہی رورہی تھی یونہی تڑپ رہی تھی، یونہی مسلسل بول بھی رہی تھی، جہان خود اذیتوں کے پل صراط پہ کھڑا اسے ٹوٹتا بکھرتا دیکھنے پہ مجبور تھا جیسے۔

''میں...... میں تو تھی ہی بری ناں......؟ میں تو تھی ہی ضدی...... آپ تو ایسے نہ تھے، آپ نے محض اپنی انا کو بچایا اور مجھے برباد ہونے دیا، اگر...... اگر آپ ایک بار مجھ سے کہہ دیتے، مجھ سے محبت کرتے ہیں، میں کبھی یوں خود کو داؤ پہ نہ لگاتی، مہندی کی رات تک منتظر رہی تھی میں آپ کی...... مگر آپ کیوں کہتے؟ کیوں کرتے ایسا؟ آپ نے محبت کی ہوتی تو ناں...... وہ تو میں نے کی تھی اور آپ سے کیا چاہا تھا؟ صرف اپنی نسوانیت کا بھرم اور وقار...... آپ نے وہ بھی نہ سونپا مجھے، پھر کیسے نہ کہوں، کہ میری ساری بربادیوں کے ذمہ دار آپ تھے۔'' وہ کہتی رہی تھی، روتی رہی تھی، اسے مارتی رہی تھی، یہاں تک کہ تھک گئی، بول بول کر بھی...... رورو کر بھی، جہان ہنوز خاموش تھا، چہرے پہ گمبھیر سنجیدگی تھی، گاڑی ہنوز رکی ہوئی تھی، زینب نے خود ہی خود کو سنبھالا اور آنسو پونچھ دیئے، وہ بے حد نڈھال ہوچکی تھی، مگر دکھ اور شکوہ ہنوز تھا، جہان کی خاموشی بے پناہ اذیت میں مبتلا کردینے والی تھی، جہان نے ٹشو کیس سے ٹشو کھینچے اور اس کا چہرہ جو ہنوز پسینوں اور آنسوؤں سے تر تھا صاف کرنا چاہا، زینب نے چہرے سے جھلکتی رعونت کو چھپائے بغیر اس کا ہاتھ جھٹک دیا، جہان ہرگز برا نہیں مانا اور گہرا متاسفانہ سانس بھر کے بولا اس کے لہجے کی تھکن میں واضح اضطراب ڈولتا تھا۔

''مجھے اس اعتراف میں کوئی عار نہیں ہے زینب! کہ میں تمہارا مجرم ہوں، اس بات کا ملال مجھے آج مزید بوجھل کررہا ہے کہ تم صرف مجھ سے محبت کرتی تھیں اور میری منتظر تھیں، تم نے یہ بھی ٹھیک کہا، مجھے میری انا نے روکا اور میں تم سے تمہاری محبت سے محروم رہ گیا، میں اس بزدلی سے شرمندہ ہوں، جس نے ہم دونوں کو اتنا عرصہ تشنہ رکھا، مجھے تمہیں بتانا تو چاہیے تھا، زینب تم ٹھیک کہتی ہو...... محبت پہ انا کو اہمیت دینے والے ہی نامراد ہوتے ہیں، میں نے بھی اپنے حصے کی سزا اپنے حصے کی اذیت کاٹ لی، مجھے معاف کردو، کہ میں تمہیں ہرٹ کرچکا ہوں۔''

زینب جیسے ساکن بیٹھی تھی بیٹھی رہی، اس نے جہان سے نہ آنکھ ملائی تھی، نہ بات کا جواب دیا جہان کو بھی شاید جواب کی ضرورت نہیں تھی، جبھی گاڑی اسٹارٹ کردی تھی۔

☆☆☆

وہ سلسلے وہ شوق وہ نیت نہیں رہی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اب زندگی میں ہجر کی وحشت نہیں رہی
ٹوٹا ہے جب سے اس کی مسیحائی کا طلسم
دل کو کسی مسیحا کی حاجت نہیں رہی
پھر یوں ہوا کہ کوئی شناسا نہیں رہا
پھر یوں ہوا کہ درد میں شدت نہیں رہی
پھر یوں ہوا کہ ہو گیا مصروف وہ بہت
اور ہم کو یاد کرنے کی فرصت نہیں رہی
اب کیا کسی کو چاہیں کہ ہم کو تو ان دنوں
خود اپنے آپ سے بھی محبت نہیں رہی

اس کے اندر ایسی خاموشی اتر آئی تھی، ایسی بربادی جو طوفان گزر جانے کے بعد ہی محسوس کی جا سکتی ہے، وہ خود اپنے آپ سے بھی بے زار تھی، بے حد خفا، کیوں...... آخر کیوں خود پہ ضبط کھویا تھا اس طرح......؟ تک نہیں بنتی تھی کوئی، سارے بھرم کھول دیئے، اپنے ہی ہاتھوں، اسے کب عقل آنی تھی......؟ وہ اب ہرگز بچی نہیں تھی، پھر کیوں مناسب رویہ نہیں رکھ پائی تھی، ساری دنیا کو تو محبت نہیں مل جایا کرتی۔

ساری دنیا کو عزت بھی نہیں پوری ملتی، ان اہم لوازمات کے بغیر بھی زندگی کو متانت وقار اور سادگی و بربادی سے گزارا جا سکتا ہے، اس بار بار طاری ہو جانے والی وحشت نے تو اسے کہیں کا بھی نہ رہنے دیا تھا، وہ ہرگز تماشا بننا نہیں چاہتی تھی، مگر پھر بھی بن جایا کرتی، ایسا کیا تھا آخر جہان میں کہ وہ اسے کھونے کے احساس سے پاگل ہوئی جاتی تھی، کوئی تک نہیں بنتی تھی کہ وہ یوں محبت کی سوالی بن گئی تھی، کاسہ پھیلائے خیرات کی منتظر بھکارن...... کتنا حقیر کر ڈالا تھا، اس نے خود کو خود ہی، اب کیا حل تھا......؟ اسے سمجھ نہیں آئی تھی، بہت دیر تک روتی رہی، دل کا بوجھ ہلکا ہی نہیں ہونے میں آتا تھا، تب وضو کر کے دو رکعت نماز حاجت کی نیت باندھ لی، حاجت سوائے دل کے سکون کے اور کوئی نہیں تھی اور اللہ کی یاد میں دلوں کا سکون پوشیدہ ہے بلاشبہ، بہت دیر تلک ہاتھ پھیلائے سابقہ لغزشوں کی معافی اور آئندہ کے لئے صبر و استقلال کی گزارش رب کے حضور پیش کرتی رہی تھی۔

اس رات جہان اس کے کمرے تک آ گیا تھا، اس کی دستک کے جواب میں وہ اندھی گونگی بہری بن گئی تھی...... ہمدردی...... جہان کو ہمدردی کھینچ لائی تھی، اسے یہ بھی نہیں چاہیے تھی، وہ جہان سے ملنا نہیں چاہتی تھی، جہان جبکہ اسی کوشش میں تھا، اس سے اگلے دن اس نے زینب کو کچن میں گھیر لیا تھا۔

''مجھ سے خفا ہو ابھی تک......؟'' وہ سوال کر رہا تھا، زینب نے جواب نہ دینے کی قسم کھالی۔

''کمرے میں چلو باتیں کرنی ہیں کچھ ضروری، بھاگ کیوں رہی ہو مجھ سے؟'' اس پہ جھک کر وہ شوخ استفسار کر رہا تھا، زینب نے بغیر لحاظ کے اسے پیچھے دھکا دے ڈالا۔

''کمرے میں چلو زینب! ورنہ میں کسی کی پرواہ کیے بغیر سب کے سامنے لے جاؤں گا۔'' یہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کہیں سے بھی وہ جہان نہیں تھا، جسے وہ جانتی تھی، وہ تو اس کی بات پہ ہی بھک سے اڑ گئی۔

''خبردار...... فضول باتیں نہ کریں میرے ساتھ۔'' اس نے فراتے ہوئے آنکھیں نکالیں۔

''یہ فضول باتیں نہیں...... محبت کا ادنی سا اظہار ہے زوجہ محترمہ!'' وہ بغیر متاثر ہوئے گویا اس کی معلومات میں اضافہ کر رہا تھا، زینب کو اس پل وہ دنیا بھر کا جھوٹا اور فلرٹ بھی لگنے لگا، جبھی تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔

''باہر نکلیں یہاں سے...... جائیں۔'' اسے دروازے کی جانب دھکیلتی وہ غصے سے پاگل ہونے لگی، جہان پہ مجال ہے اثر ہوا ہو، الٹا مزید پیش رفت کرتے اسے بازوؤں کے شکنجے میں کس لیا، زینب پھڑ پھڑا سی گئی، اس دیدہ دلیری پہ ششدر ہوتی رہ گئی۔

''اس رات دروازہ کیوں نہیں کھولا تھا؟ میں جانتا تھا تم سو نہیں رہی تھیں۔'' اس کے چہرے پہ خفیف سی خفگی اور جھنجلاہٹ اتر رہی تھی۔

''وہ دروازہ اب کبھی نہیں کھلے گا، ہمیشہ کے لئے سن لیں۔'' زینب نے پوری قوت صرف کر کے اس کے بازوؤں سے نکلتے جتلانا ضروری خیال کیا۔

''اف...... صدیوں سے محبت کے لئے ترستے شخص کی شرافت پہ اتنا ظلم...... بیگم صاحبہ رحم۔''

اس کے شوخ لہجے میں شرارت ہی شرارت تھی، زینب کی آنکھیں ایک دم سے آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں، کسی بھی مرد کے لئے سب کچھ بھلا کر ہلکے پھلکے ہو جانا کتنا سہل ہوتا ہے، پھر وہ خوش ہوتا بھی کیوں نہیں، جتلاتا بھی تو کیوں نہ...... اپنے اتاؤلے پن کی وجہ سے وہ سوچ چکی تھی نا اپنی کمزوری اسے، اس وقت تو جنید بھائی کی آمد سے جو وہ بھابھی کی تلاش میں آئے تھے اور انہیں یوں ایک دوسرے کے پاس دیکھ کر حیرت پہ قابو پاتے شرارت سے کھنکارتے مصنوعی بوکھلاہٹ کا مظاہرہ کرتے پلٹ گئے تھے، مگر زینب کو جہان کے تسلط سے نجات مل گئی تھی مگر کب تک...... دروازے پہ آہٹ محسوس کر کے وہ جائے نماز تہہ کرتے چونکی، جہان دروازے سے اندر داخل ہو رہا تھا، زینب جہاں کی تہاں رہ گئی، آج وہ جانے کیسے دروازہ لاک کرنا بھول گئی تھی اور اب ہراساں ہو رہی تھی۔

''کیوں آئے ہیں؟'' وہ تڑخی۔

''مجھے تو آنا ہی تھا۔'' وہ نرمی سے مسکرایا، زینب اسی قدر چڑی۔

''چلے جائیں، میں لاک لگانا ہی کیوں بھولی۔'' اس نے غصے میں پیر پٹخا، جہان کی مسکراہٹ بے ساختہ و بے اختیار مچل گئی۔

''آج لگا کر بھی دیکھ لیتیں، میں ڈپلی کیٹ چابی بنوا چکا تھا، بس اک یہی حل تھا میرے پاس۔'' جہان نے کوٹ کی جیب سے واقعی چابی نکال کر دکھا دی، زینب چند ثانیوں کو حرکت نہیں کر سکی بس اسے گھورتی رہی۔

''مجھے آپ کی ضرورت نہیں ہے۔'' اس نے درشتی سے جتلایا، جہان ہرگز برا نہیں مان سکا۔

''مگر مجھے ضرورت ہے تمہاری۔'' وہ بے حد آہستگی سے بھاری آواز میں بولا، ایسے کہ اس کی آواز کا لہجے کا زیر و بم زینب کے دل کی دنیا اتھل پتھل کرنے لگا، زینب نے نظریں چرا لیں۔

''کیوں آئے ہیں؟'' وہ جیسے سسک پڑی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''کوئی شوہر اپنی بیوی کے پاس کیوں آتا ہے، اتنا تو تمہیں بھی پتا ہوگا۔'' جہان نے شرارت سے بھرپور نظروں سے اسے دیکھا تھا، زینب کا چہرہ یکدم دھواں دھواں ہو گیا۔

''ہاں...... پتا ہے مجھے اچھی طرح، آخر دو دو شادیاں کر چکی ہوں، دوسروں کو......'' وہ ہسٹریک ہو کر کہنا شروع ہوئی تھی انتہائی خود اذیتی میں مبتلا ہونے جا رہی تھی کہ جہان نے بہت سرعت سے بہت عاجزی سے بہت لاچار انداز میں اس کے ہونٹوں پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا، جو کپکپا رہے تھے، آنکھوں میں آنسو لرزتے تھے، چہرہ متغیر تھا، وہ صرف کانپتی تھی۔

''زینب پلیز...... پلیز زینب!'' جہان اس سے بڑھ کر اذیت و کرب کا شکار ہو چکا تھا، اس کی کمر کے گرد بازو پھیلا کر اس نے بہت آہستگی بہت نرمی سے اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا اور اس کے ریشمی بالوں پہ ہونٹ رکھ دیئے۔

''ایسے مت کرو زینی! سب کچھ بھول جاؤ۔'' وہ سرگوشی سے مشابہہ آواز میں التجا کر رہا تھا۔

''کیا بھولوں......؟ وہ اذیتیں؟ یا آپ کی بے حسی بھری نظر اندازی؟'' وہ اس کے بازوؤں میں ٹوٹنے بکھرنے لگی، زارو قطار روتے ہوئے جیسے پھر حال سے بے حال تھی۔

''مجھے معاف کر دو زینی! میری کوتاہی سے درگزر کر دو۔'' جہان نے اسے بازوؤں میں بھر کے اٹھایا اور بستر پہ لے آیا تھا، زینب نے مزاحمت نہیں کی، تھکے ماندے انداز میں یوں اس کے ساتھ لگ گئی جیسے طویل سفر سے بے تحاشا تھک گئی ہو اور مزید ہمتیں ناپید ہوں، دونوں کتنی دیر خاموش رہے، جہان اسے اپنی محبتیں سونپ رہا تھا، اسے اعتبار بخش رہا تھا، اسے مان دے رہا تھا، وہ لمحوں میں مالا مال ہوتی جا رہی تھی، خوشحال ہوتی جا رہی تھی۔

''آپ کو یاد ہے جے! میں کس کس انداز میں آپ سے اگلوانے کی کوشش کیا کرتی تھی، آپ نے کبھی کیوں نہیں سوچا، اگر میں کسی بات کے اتنا پیچھے پڑی ہوں تو اس کی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟'' زینب کی آواز میں ہوک تھی، ناتمام حسرتوں کی تشنگی کا جان لیوا احساس نوحہ کناں تھا۔

''آئی ایم سوری زینی! کہا ناں بھول جاؤ، میری جان آج کو یاد رکھو۔'' جہان نے اس پہ جھک کر مدھم سرگوشی کی اور اس کے آنسوؤں سے تر گال پہ ہونٹ رکھ دیئے۔

''میں سب کچھ ہی بھول جانا چاہتی تھی، جبھی آپ کے ساتھ نئی زندگی کا آغاز کیا تھا، مگر...... مگر آپ نے کہا...... وہ سب پرانی باتیں تھیں، سب بکواس تھا، آپ کے نزدیک وہ سب بکواس تھا؟'' زینب کچھ یاد آنے پہ تڑپ کر اس کے بازوؤں کا حلقہ توڑ کر پیچھے ہوئی، اس کی آہیں پھر کراہوں میں بدلنے لگیں، کتنی اذیت تھی اس کے چہرے پہ، زیاں کے احساس کا کوئی انت نہیں تھا، جہان جیسے سخت آزمائش سے دوچار ہوا۔

''مجھے تم پہ غصہ تھا زینی! میں برداشت نہیں کر سکا کہ تم تیمور سے ملنے جا رہی تھیں، اس غصے میں میرے منہ سے اول فول نکل گیا، میں بہت تکلیف سے دوچار تھا زینی! بہت کرب میں مبتلا تھا۔'' جہان نے خفت کا مظاہرہ کیا، ساتھ ہی اعتراف جرم بھی۔

''میں نے آپ کو سب بتایا تھا، صفائی بھی دی تھی، آپ کو منایا بھی تھا، آپ نہیں مانے۔'' وہ پھر شاکی ہونے لگی، جہان نے گہرا سانس بھرا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''لیکن تم نے مجھ سے غلط بیانی بھی کی تھی اور مسلسل کی تھی، میں نے تم سے تمہاری پرابلم پوچھیں تم نے اس قابل نہیں سمجھا مجھے، یہ خیال کہ تم مجھ پہ اس گھٹیا انسان کو اب بھی فوقیت دے رہی ہو، مجھے غصے میں پاگل بنا چکا تھا، اسی غصے میں، میں نے تم پہ ہاتھ بھی اٹھایا، تم پہ زینب، جس سے میں اتنی محبت کرتا تھا کہ کبھی ایسی بدسلوکی کا تصور بھی نہیں رکھ سکتا تھا، یہ غصہ ختم نہیں ہوتا تھا۔'' وہ بے حد شرمسار سا اپنی کیفیت بتلا رہا تھا، خفت زدہ ملول، زینب اسے دیکھتی رہ گئی، اس کی طویل وضاحت میں ایک لفظ ایک نقطے پہ اٹکی ہوئی، اس کا انداز ایسا غیر معمولی تھا کہ جہان محسوس کیے بغیر چونکے بغیر نہیں رہ سکا۔

''کیا ہوا.....ایسے کیا دیکھ رہی ہو زینی؟''

''آپ نے ابھی کیا کہا، کہ..... کہ آپ محبت کرتے تھے مجھ سے؟'' وہ اس ٹرانس میں بولی تھی، اس کے ہونٹ شدت جذب سے کانپنے لگے تھے، جہان پہ سکتہ طاری ہونے لگا، اسے ایک بار پھر احساس ہوا وہ اس لڑکی کا کتنا بڑا نقصان کر چکا ہے، وہ اس کا کتنا بڑا مجرم ہے، اس کے ساتھ ساتھ وہ خود احساس زیاں کے احساس سے دکھ سے لبریز ہوتا گیا۔

''صرف کرتا نہیں تھا زینب، اب بھی کرتا ہوں، پہلے سے زیادہ شدید کرتا ہوں، کرتا رہوں گا، ہمیشہ۔'' جہان نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر دل کی تمام تر گہرائیوں سے پوری صداقت کے ساتھ کھل کر اعتراف کیا اور محبت کی مہر اس کی پیشانی پہ ثبت کی، زینب کا پورا وجود کانپنے لگا، آنسوؤں میں روانی آتی گئی۔

''آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں جے! پھر کہیں۔'' وہ جیسے مچلی تھی، اس کے لہجے میں عجیب پیاس تھی بے پناہ تشنگی اور اک مجنونانہ کیفیت کا احساس تھا، جہان کا اپنا دل اس کے دکھ پہ ملال پہ زیاں پہ رو اٹھا۔

''میں تم سے محبت کرتا ہوں زینی! بے حد بے پناہ بے حساب۔'' اس کی آواز بوجھل ہوتی سرگوشی میں ڈھلتی گئی، وہ اس کی بہتی آنکھوں کو بار بار چوم رہا تھا، انداز میں عقیدت بھری ہوئی تھی، زینب نے آنکھیں بند کر لیں، مگر سرسراتی پلکیں ہنوز آنسو لٹا رہی تھیں۔

''پھر کہیں جے..... پھر کہیں۔'' وہ تڑپی تھی، وہ سسکی تھی، اس پہ اک وجد اک بے خودی طاری تھی، جہان کے اندر جیسے کوئی گم ہونے لگا، اس نے کچھ اور شدتوں سے زینب کو بھینچ لیا، خود میں سمو لیا، اس رات وہ اپنی زیادتی کا ازالہ کرنے، زینب کی صدیوں کی تشنگی مٹانے کی خاطر بار بار اس کی محبت کا اظہار اور محبت کی شدتیں ظاہر کرتا رہا تھا، پھر بھی پتا نہیں کس حد تک وہ اس تشنگی کو ختم کرنے میں کامیاب ہو سکا تھا۔

☆☆☆

عشق لیلیٰ نہ شریں نہ فریاد ہے
عشق جلاد ہے جلاد ہے جلاد ہے

معاذ نے شعر سنا کر داد طلب نظروں سے حاضرین کو دیکھا، مگر کسی ایک چہرے پہ بھی ستائش و توصیف کا رنگ نہ پا کر اس کا موڈ آف ہونے لگا تھا، جبھی انہیں باقاعدہ گھورنے لگا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کچھ منہ سے تو پھوٹو یار۔"

"آپ یہ یہ شعر سوٹ نہیں کرتا، اپنے حسب حال پڑھیں۔" زیاد نے منہ سے پھوٹ کر وضاحت کر دی تھی، انداز شرارت سے لبریز تھا، جبکہ حوریہ نے ایک دم ہونٹ بھینچ لیے تھے، یہ شعر اور کسی کے حسب حال بے شک نہ ہو، اس پہ ضرور صادق آتا تھا، اس کے باوجود کہ اس نے کتنا دل مار لیا تھا، کتنا سمجھا لیا تھا خود کو، مگر معاذ کا سامنا تمام محنتیں اکارت کر جاتا، ساری ریاضت پہ پانی پھیر جاتا، پتا نہیں یہ عشق اتنا سفاک تھا یا معاذ حسن میں ہی کوئی انوکھی بات تھی، اس کا دل سلگنے تڑخنے لگا، وحشت سے بھرنے لگا۔

حوصلے بھی جواب دینے لگے
اس قدر اس نے آزمایا ہے

زیاد نے اس پہ جھک کر شعر پڑھا تھا، وہ چونک کر بلکہ ہڑبڑا کر اسے خالی نظروں سے دیکھنے لگی۔

بھڑکائیں میری پیاس کو اکثر تیری آنکھیں
صحرا میرا چہرہ ہے سمندر تیری آنکھیں

وہ پھر گنگنایا، نوریہ نے نہ صرف سر جھکایا، بلکہ کرب بھرے انداز میں آنکھیں بھی بند کر لیں، درد حد سے سوا تھا۔

ایسا کرتے ہیں تم پہ مرتے ہیں
ہم نے یوں بھی تو مر ہی جانا ہے

اس نے معاذ کی شوخ کھنکتی آواز سنی تھی، وہ یقیناً پرنیاں کو چھیڑ رہا تھا، پرنیاں کی جھینپی ہنسی اس بات کی گواہ تھی، نوریہ کے اندر سرسراتی وحشت کو بڑھاوا ملنے لگا۔

"زیاد......!" وہ گھبرا کر زور سے پکاری، زیاد جو مسکرا کر معاذ کو دیکھ رہا تھا، چونک کر متوجہ ہوا۔

"جی...... حکم جناب!" اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔

"ابھی ہماری شادی میں کتنے دن ہیں؟" وہ یونہی بند آنکھوں سے سوال کر رہی تھی۔

"ایک ہفتہ...... تمہیں بھی یہ دن بہت زیادہ لمبے لگ رہے ہیں ناں؟" وہ مزید شرارت پہ مائل تھا، نوریہ نے جیسے سنا ہی نہیں

"اتنے بہت سارے دن...... آپ آج مجھ سے نکاح نہیں کر سکتے ہیں؟" عجیب سوال تھا، زیاد تو جیسے حیرت سے بے ہوش ہونے کے قریب جا پہنچا۔

"مذاق کر رہی ہو نوری؟" اس نے بھنویں ترچھی کر کے پوچھا تھا۔

"نہیں، میں اس قدر زندگی میں بھی سنجیدہ نہیں ہوئی ہوں جتنا اس وقت ہوں۔" وہ یونہی سرگوشی میں جواب دے رہی تھی۔

(میں نے مما سے سنا ہے، نکاح کے بولوں میں اتنی طاقت پائی جاتی ہے کہ دو اجنبیوں کے درمیان بھی محبت کا احساس جنم لے لیتا ہے، میں یہی چاہتی ہوں، میں شادی سے پہلے پہلے معاذ

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
http://www.urdubookstube.net/

WWW.PAKSOCIETY.COM

حسن کی محبت کے عفریت سے نجات چاہتی ہوں، تا کہ تمہاری حق تلفی نہ ہو سکے، تم سے بددیانتی نہ ہو سکے، میں اپنے ضمیر اور رب کے سامنے سرخرو رہ سکوں۔)

زیاد کو یقین نہیں مان لیا گیا تھا، اس نے نگاہوں کی دلنشین جنبش سے اس کی خواہش کے احترام کی یقین دہانی کرادی تھی اور نوریہ کے اندر عجیب سی تھکن اترتی چلی گئی تھی، اس نے پلکیں اٹھا کر ہنستے مسکراتے خوش باش معاذ حسن کو دیکھا اور ہونٹ بھینچے سر کو نفی میں جنبش دینے لگی۔

پاگل پن کی ساری لکیریں میرے ہاتھ میں کیوں
اس کو چاہوں میں ہی چاہوں میں ہی چاہوں کیوں

(اب اور نہیں معاذ حسن! مزید نہیں، مجھے تمہارے سحر تمہارے اثر سے نکلنا ہے، اس سحر سے، جس نے مجھ سے میرے ہر رشتے کو دور کر دیا، خدا سے دور کر دیا، یہ دوری گمراہی ہے اور میں گمراہی سے پناہ چاہتی ہوں)۔

☆☆☆

''شاہ! اک بات کہوں آپ سے؟''

آج زیاد کا نوریہ سے نکاح تھا، جہان اسی تقریب کے لحاظ سے تیار ہو رہا تھا، سفید کھدر کا کرتا شلوار اس کے دراز شاندار وجیہہ سراپے پہ بہت جچ رہا تھا، چہرے پہ جو طمانیت و آسودگی تھی وہ سب سے اہم اور خاص چیز تھی، آنکھوں کی چمک اور دلکشی بہت بڑھی ہوئی محسوس ہونے لگی تھی، ڈالے کو وہ پہلی بار مکمل لگا، اس کا دل خوشی کے انوکھے احساس سے لبریز ہوتا چلا گیا تھا، اس کی ذرا سی گنجائش تھوڑا سا ایثار کتنے دلوں کی طمانیت سکون اور آبادی کا باعث بن گئی تھی، نقصان کیا ہوا تھا، وہ تو یکلخت امیر ہو گئی تھی، اتنے دعاؤں کے حصار میں تھی کہ اب مر بھی جاتی تو بخشش کی فکر نہیں تھی، نیکی کا فائدہ بھی تو یہی ہے، صدقہ جاریہ بن جایا کرتی ہے، بھی اسے لگتا تھا اس سے بڑھ کر مشکل کام دوسرا نہیں ہو سکتا، مگر اب...... سچ ہے بجا ہے اب کے راستوں پہ چلنے کا ارادہ تو کرو، رب خود مددگار بن جایا کرتا ہے، وہ بھی خود پہ رب کی عنایتوں کی برسات ہوتی دیکھ رہی تھی۔

زیاد نے جب اپنا مطالبہ پپا کے سامنے رکھا تھا تو کیسی ہاہو کار مچ گئی تھی ہر سو، معاذ کے ساتھ باقی سب نے مل کر جو اس کا ناک میں دم کیا الاماں، مگر وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں سرکا تھا، مما کی خوشی پپا کی دبی ہوئی مسکان بھی اسے حوصلہ دے گئی تھی، اس کے باوجود مجال ہے جو اس نے نوریہ کا نام بھی لیا ہو، یہی چیز نوریہ کے لئے صرف ڈھارس نہیں اعتماد اور سکون کا باعث ثابت ہوئی تھی۔

''ہاں بھی بولو، تمہیں اجازت کی کیا ضرورت ہے بھلا؟'' جہان نے کف لنکس بند کرتے ہوئے اسے محبت آمیز نظروں سے نوازتے پرفیوم کی بوتل اٹھائی جسے ڈالے نے اس کے ہاتھ سے لے کر خود اس پہ خوشبو کی پھوار برسا دی تھی، انداز کسی حد تک شرارت بھرا تھا، جہان کے ہونٹوں پہ بہت دل آویز مسکان بکھرتی چلی گئی تھی۔

''سو کیوٹ، کبھی کبھی تم بالکل بچی لگتی ہو مجھے، معصوم اور شریر بھی۔'' جہان نے اس کا گال انگوٹھے اور انگشت شہادت کے درمیان چٹکی کے انداز میں پکڑ کر دبایا، وہ ایک دم کھلکھلا دی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اور آپ مجھے ہمیشہ ہی دیومالائی کہانیوں کے سب سے حسین کردار اپالو جیسے ہی لگتے ہیں، باوقار، شاندار، ذی شان، جب تک نہیں ملے تھے مجھے میں اکثر بہت عاجز ہو کر سوچتی تھی، کیوں ہیں شاہ آخر اتنے پیارے کہ میں جتنا مرضی دل کو سمجھاؤں، یہ سمجھتا نہیں۔''

رائیل بلیو بہت اسٹائلش کامدار لانگ شرٹ چوڑی پاجامے میں وہ بلوریں لڑکی میچنگ کے زیورات اور شعاعیں بکھیرتی کلائیوں میں گجرے سجائے کتنی سادگی کس درجہ سجاگی سے پہلی بار اپنی کیفیت بیان کر رہی تھی، جہان کو اتنی اچھی لگی کہ دل چاہا بانہوں میں بھر کے دل میں چھپا لے، مگر وہ اس کی توجہ نہیں بٹانا چاہتا تھا، جبھی خاموش کھڑا محبت آمیز نظروں سے اسے دیکھتا رہا، وہ آج ہمیشہ سے کہیں بڑھ کر حسین اور سحر انگیز لگ رہی تھی، معصوم نوخیز اور دلربا، سب سے حسین اس کی سعادت مندی تھی، جہان کی ہر خواہش پہ بلا جھجک سر جھکانے کی ادا تھی، جس نے جہان کو اپنا اسیر کرنے اس سے محبت وعقیدت پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

''اور میں اس دل کا مشکور ہوں، جو سمجھتا نہیں، اگر یہ سمجھ جاتا تو آج اتنی حسین پیاری اور فرمانبردار بیوی سے محروم ہوتا میں......'' جہان نے مسکراتے ہوئے کہہ کر اس کے ماتھے پہ اپنی محبت کی مہر ثبت کی، اس کا لہجہ خوشبو بھرا تھا، اس کا انداز بے حد دلنشین تھا، ژالے شرما سی گئی، جہان کا انداز ہی اتنا وارفتہ تھا، اس کا دل مدھر سروں میں دھڑک اٹھا، گلابی چہرہ تمتماہٹ کے ہمراہ سرخ پڑتا چلا گیا۔

''ارے میں وہ اصل بات تو بھول ہی گئی۔'' وہ بولی تو حیا کا طلسم لمس کی کیف آگہیں دہکتی مدہوشی کا تاثر ابھی بھی اس کے لہجے سے ہویدا تھا، جہان دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے بہت پرسکون انداز میں اس کا یہ روپ نگاہ کے رستے دل میں اتارتا رہا، وہ ہمیشہ اس کی قربتوں میں آ کر یونہی بے اوسان ہونے لگتی تھی، حسن و دلکشی کا شرم و حیا کا ایسا حسین سنگم جہان کو یونہی ہمیشہ مبہوت کر دیا کرتا تھا۔

''جب تک آپ کچھ ارشاد نہیں فرمائیں گی مائی لیڈی ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں، آپ چاہتی کیا ہیں۔'' جہان کا انداز بے حد شریر تھا، وہ گویا اسے اس کی بوکھلاہٹ کو نشانہ بنا رہا تھا، ژالے کچھ اور جھینپ گئی، لمبی پلکیں صبیح گالوں پہ حشر سا اٹھانے لگیں۔

''جب سے زینی آپی ریکسٹ ہوئی ہیں خیال میرے دل میں پختہ ہو گیا ہے، لیکن اگر آپ میری خواہش کو خوشی سے قبول کریں تو ہی......''

''ایسی کون سی خواہش ہے تمہاری؟'' جہان چونک کر رہ گیا۔

''ممی میری شادی اس لئے بھی جلدی کرنا چاہتی تھیں شاہ! کہ انہیں میرا بچہ چاہیے تھا، وہ بہت اکیلی ہیں، میں چاہتی ہوں وہ مزید اکیلی نہ رہیں، ہمارے پاس تو اولاد کی صورت میں فاطمہ بھی ہے، چند مہینے ہیں بیچ میں پھر زینی آپی کی۔'' جہان کی بھرپور سنجیدگی کی مظہر خاموش نظروں کے تسلسل نے ژالے کو نہ صرف کنفیوژ کیا تھا، بلکہ اس کی زبان بھی لڑکھڑا دی، جبھی اس نے ایکدم ہونٹ بھینچ لئے تھے اور کسی قدر خائف ہو کر جہان کو دیکھا۔

''آپ کو میری بات اچھی نہیں لگی شاہ تو...... اٹس او کے، میں ممی کو بھی سمجھا دوں گی، لیکن پلیز

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

WWW.PAKSOCIETY.COM

آپ خفا......'' اسے مضطرب ہوتے گڑبڑاتے پا کر جہان نے اسے نرمی سے تھامتے ہوئے صوفے پہ بٹھا دیا، خود اس کے سامنے زمین پہ ہی پنجوں کے بل ٹک گیا تھا، اس کا گال سہلایا پھر بے حد رسان اور تحمل سے گویا ہوا تھا۔

''مجھے تمہاری بات ہرگز بری نہیں لگی، لیکن اولاد بانٹنے کی چیز بھی نہیں ہوتی ہے ژالے! یہ اگر نیت میں اخلاص اور نیکی کا جذبہ شامل ہو جو کہ تمہارے دل میں الحمدللہ موجود ہے، تو اس میں مضائقہ بھی نہیں، مجھے بھی تمہارے جذبات کی پذیرائی کر کے اچھا لگے گا، لیکن اپنے بڑوں کی رضا مندی کے ساتھ...... مگر بے فکر رہو، یہاں کے کسی بھی فرد کا دل اور ظرف چھوٹا نہیں ہے، وہ لوگ ہمارے فیصلے کا خیر مقدم کریں گے، البتہ اولاد کا والدین اور بزرگوں کو اپنے معاملات سے آگاہ رکھنا اور ان کے مشوروں کی روشنی میں قدم اٹھانا انہیں معتبر کر دیا کرتا ہے، سمجھ رہی ہو ناں؟''

جہان نے جس رسان سے جس محبت سے سمجھایا تھا، ژالے احسان مندی ممنونیت کے احساس سمیت نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہ گئی، جہان نے اسے اس کی نظروں میں معتبر کر دیا تھا صحیح معنوں میں گویا، وہ جانتی تھی، وہ اپنے رشتوں کے معاملے میں کتنا پوزیسو ہے، اولاد کا معاملہ تو اور بھی زیادہ جذباتیت والا ہوتا ہے، مگر وہ لمحوں میں اگر یہ فیصلہ کر گیا تھا، تو اس کے پیچھے صرف ژالے کی خواہش ژالے کے جذبات واحساسات کو اہمیت وفوقیت دینا، مقدم رکھنا تھا، ژالے کے دل میں اس کے لئے موجزن محبت واحترام کا احساس مزید بڑھتا چلا گیا، اس نے بہت عقیدت مندانہ انداز میں جہان کے ہاتھوں کو جھک کر چوما تھا۔

''جزاک اللہ شاہ! بلاشک وشبہ آپ میرے لئے رب کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت سب سے عظیم انعام ہیں۔'' جذبات کی شدت نے اس کی آواز کو رقت آمیز کر دیا تھا، جہان نے بہت ملائمت سے اسے ساتھ لگا کر تھپکا اور اس کی آنکھوں کے آنسو بہت محبت سے صاف کیے۔

''مجھے تمہاری خوشی بہت عزیز ہے ژالے، لیکن میں چاہتا ہوں تم بہت اچھی طرح سوچ لو، اس میں شک نہیں کہ اپنے وجود کا حصہ الگ کر کے کسی کے حوالے کرنا آسان نہیں، یہ ایک مسلسل ضبط مسلسل آزمائش اور صبر آمیز کام ہے، کر سکو گی؟''

''انشاءاللہ! میں بہت پہلے ہی سوچ چکی تھی شاہ! پھر ہمارے پاس اولاد ہو گی ناں، فاطمہ ہے زینی آپی اور پھر مجھے بھی اللہ کے گھر سے پوری امید ہے۔'' وہ بہت سکون سے کہہ کر مسکرائی تھی، جہان کو اس نازک لڑکی کے بلند حوصلوں کا مضبوط نیک ارادوں کا ایک بار پھر صحیح معنوں میں ادراک ہوا تھا، کچھ کہے بغیر اب کے اس نے محض اس کا گال سہلایا، گویا ہر طرح کے حالات میں اپنا ساتھ اپنا یقین سونپا تھا۔

☆☆☆

سونا چاندی کیا کریں گے پیار میں
سونے جیسے گن ہیں میرے یار میں
جنم جنم کے بندھن تجھ سے باندھ لئے ہیں
فیصلے قسمت کے میں نے مان لئے ہیں

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کہاں کس کی ہو گی جو تقدیر ہے میری
رانجھے کی اس ہیر سے سندر ہیر ہے میری
رانجھا بول رہا ہے میرے یار میں
سونے جیسے گن ہیں میرے یار میں
ہو ہو سونا چاندی ....

ڈیک فل والیوم میں چل رہا تھا، حماد اور حسان جوش وخروش سے بھنگڑا ڈال رہے تھے، باقی پارٹی تالیاں بجا کر مزید حوصلہ افزائی میں مصروف تھی، آج زیاد کی مایوں کی رسم تھی، تمام تقریبات کا انتظام کمبائن تھا، سامنے اسٹیج پہ شاندار آرائش تھی، سرخ مخملیں صوفے پہ نوریہ زرد لباس زرد ہی کھنکناتی چوڑیوں سے بھی غضب کی دلکشی کے ہمراہ زیاد کے ساتھ بیٹھی تھی، اس کے چہرے پہ جو مسکراہٹ تھی، اس میں بڑے عرصے کے بعد تازگی نکھار اور دلکشی کا خالص رنگ اترا تھا۔

''یار میرا بھی دل کر رہا ہے، بھنگڑا ڈالنے کو، یاد ہے لالے نے بھی اپنی زندگی میں پہلی و آخری بار اپنی شادی کی خوشی میں ہی ڈانس کیا تھا۔'' زیاد کی بات پہ نوریہ کی مسکراہٹ گہری ہوتی چلی گئی۔

''مگر آپ کا ڈانس پہلا تو نہیں ہوگا۔'' اس کے گرفت کرتے انداز میں شرارت کا رنگ اتر آیا، زیاد خفیف سا ہوتا زور سے ہنس پڑا۔

''چلو پہلا نہ سہی آخری ثابت ہو جائے گا۔''

''کیوں......؟ خدانخواستہ اتنی خوفناک ہوگی تمہارے لئے نوریہ؟'' معاذ اسی پل وہاں آیا تھا، زیاد کی آخری بات اچک کر لقمہ دیا، نوریہ کا دل محض ایک لمحے کو ڈگمگایا اگلے پل وہ نارمل تھی۔

''خوفناک کیوں؟ خوش بخت کیوں نہیں؟ جیسے آپ کے لئے پرنیاں، جیسے جہان بھائی کے لئے ڈالے اور زینب اور......''

''باس باس جناب! ویسے آج سے قبل میں نے اتنی پر اعتماد دلہن نہیں دیکھی۔'' نوریہ کی آنکھوں میں جھانک کر وہ شرارت آمیز مسکان سے بولا، نوریہ ایک لمحے کو رک سی گئی تھی۔

''یہ بھی انڈر اسٹینڈنگ کا کمال ہے سارا، زیاد سے شادی لیٹ کرنے کی اصل وجہ ہی یہ تھی، ویسے بھی صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے۔'' اس کا پر اعتماد انداز خود زیاد کو بھی حیران کر کے رکھ گیا تھا، معاذ باقاعدہ سر دھن رہا تھا، زیاد سے مزید صبر نہ ہو سکا تو جا کر حسان اور حماد کے ساتھ بھنگڑے میں شامل ہو گیا، نوریہ معاذ کو نظر انداز کیے زیاد کو مسکراتی نظروں سے دیکھتی رہی۔

سونا چاندی کیا کریں گے پیار میں
سونے جیسے گن ہیں میرے یار میں
بڑی چمک ہے تیرے اس دیدار میں
سونے جیسے گن ہیں میرے یار میں

وہ خود بھی ساتھ ساتھ گنگنا رہی تھی، جہان اور ڈالے بھی اسٹیج پہ معاذ اور نوریہ کے پاس آ گئے، معاذ جہان کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گیا تھا، جب نوریہ نے جہان کو مخاطب کیا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''زینب نظر کیوں نہیں آ رہی ہے بھائی؟'' اس نے جھک کر ڈالے کی گود میں بیٹھی اس کی چوڑیوں سے کھیلتی فاطمہ کو پیار کیا تھا۔

''وہ تو مجھے بھی نظر نہیں آ رہی، پتا نہیں کہاں ہے، ذرا پتا کراؤ۔'' جہان نے مسکراہٹ دبا کر شرارت سے کہا، نوریہ کھسیا کر ہنس پڑی تھی، وہ صاف محسوس کرتی تھی، زینب سے نجوگ کے بعد جہان کا مزاج اور انداز بدل گئے تھے، وہ سوبر اور باوقار تو اب بھی تھا، مگر پہلے کی طرح روکھا پھیکا اور ریزرو نہیں رہا تھا۔

''تو جائیے نا...... ڈھونڈ کے لائیں اسے اور اپنے دونوں پہلو آباد کر لیں۔'' نوریہ نے بھی اس شرارت کے سلسلے کو بڑھاوا دیا جس کا آغاز جہان کی جانب سے ہی ہوا تھا، ڈالے مسکرائے گئی تھی، جہان واقعی وہاں سے اٹھ گیا تھا، اس کی تلاش میں وہ اندرونی حصے کی جانب آیا تو پہلا سامنا ہی بھابھی سے ہو گیا۔

''زینب کہاں ہے بھابھی؟''

''اپنے کمرے میں ہے، ابھی تیاری مکمل نہیں ہوئی اس کی۔''

آج کے دن بھابھی کی مصروفیات خاص تھیں، جبھی عجلت میں جواب دے کر ایک جانب چلی گئیں، جہان نے تلے قدم اٹھاتا زینب کے کمرے کی جانب آ گیا، بند دروازے کی ناب گھما کر اس نے اندر قدم رکھا تو پرفیوم شیمپو اور پھولوں کی دلفریب مہک نے اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا، زینب زرد کلر کے بہت اسٹائلش فراک میں ملبوس ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے کے آگے اسٹول پہ بیٹھی تھی، اس کا ملبوس اس کے پیروں کو بھی چھپا رہا تھا، کھلے بال کمر پہ سیدھے گرتے تھے اور صبیح گالوں پہ ریشمی پلکوں کا سایہ مرتعش تھا، سنہری بے حد نازک لین نیم دائرے کی شکل میں گلے پہ لگی ہوئی تھی، یوں لگتا تھا کسی نے اس کی راج ہنس جیسی مرمریں گردن میں سنہرا نفیس ہار ڈال دیا ہو، ہلکا ہلکا میک اپ اس کے ملکوتی نقوش کو مزید اجاگر اور دلنشین بنا کر واضح کر رہا تھا، ایک ہاتھ سے بالوں کی لٹوں کو پیچھے کرتی دوسرے سے دراز کھولے وہ جیولری کے انتخاب میں مگن تھی، جہان اسے دیکھتا رہ گیا تھا، وہ حسین تھی، حسین تر...... بلاشبہ، مگر اس کی نزاکت اس کی اداؤں میں بہت سحر تھا، بہت کشش تھی، اس بات کا وہ بھی گواہ رہا تھا، کہ اس کی شخصیت کے یہ سارے رنگ جہان کے لئے ہی تھے، جہان پہ ہی عیاں ہوئے تھے، تیمور سے شادی کے بعد وہ اپنی ذات کی پرتوں میں ملفوف ہوئی محدود ہوتی چلی گئی تھی۔

جہان اس کی توجہ کی چاہ میں دانستہ کھنکارا تھا، زینب نے چونکے بنا گردن اٹھا کر آئینے میں ہی اسے دیکھا اور دلکشی سے مسکرا دی۔

''تم ابھی تک بھی تیار نہیں ہوئیں؟'' جہان قدم بڑھا کر اس کے پیچھے آن کھڑا ہوا۔

''بس ہو گئی ہوں، یہ جھمکے پہن لوں۔'' اس نے اپنے فراک کے میچنگ بڑے بڑے جھمکے سامنے کیے اور پوری توجہ اپنے کام پہ مبذول کر دی۔

''یہ روایتی سا جملہ ہو جائے گا زینی! اگر میں یہ کہوں کہ تم پہ ہر شے جچتی ہے، مگر اس میں کوئی شک ہرگز بھی نہیں ہے۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

وہ اس پہ جھک کر مخمور لہجے میں کہہ رہا تھا، زینب کے چہرے پہ خوشی کا فخر کا محبت کا تاثر سنہرا دلنشین تاثر بن کر جگمگایا، پلکیں جھکا کر ہونٹ کا کونہ دانتوں تلے دبا کر وہ آہستگی سے ہنس دی تھی، جہان قدم بڑھا کر اس طرح اس کے سامنے ڈریسنگ ٹیبل پہ آ کر رکا تھا کہ دونوں ایک دوسرے کے مدمقابل آ گئے تھے، سجی سنوری بے حد نازک و حسین زینب اور شاندار وجیہہ بے پناہ خوبرو جہان...... آئینے نے گواہی دی تھی کہ دونوں کی جوڑی با کمال ہے۔

''اک بات پوچھوں آپ سے جے!'' زینب نے اس وقت اس کا ہاتھ پکڑ کر لیا تھا، جب جہان نے ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھا دوسرا جھمکا اٹھا کر خود اس کے کان میں ڈال دیا تھا، اک بار پھر آئینے میں اس حسین منظر کو مسکرا کر دیکھا تھا اور خراج پیش کیا تھا اس کی خوب صورتی کو۔

جہان کی نگاہ اس کے کان میں ہلکورے لیتے جھمکے پہ تھی، اس سوال پہ اس نے نگاہ کا زاویہ بدل کر انہی وارفتہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

''کیا بات؟'' اس کی متبسم نگاہ میں محبت کی گہری جھلک تھی، اس کے چہرے پہ اطمینان کا اور کاملیت کا ایسا تاثر ملتا تھا جو اسے مزید خوبرو بنا کر دکھلانے لگا تھا، زینب کو پا کر وہ واقعی مکمل ہو چکا تھا، اب کوئی کمی...... کوئی خلش اس کے ساتھ نہیں تھی۔

''وعدہ کریں سچ بولیں گے مجھ سے۔'' زینب کی ایسی بات پہ جہان نے مصنوعی خفگی سے گھورا تھا اسے۔

''تمہیں کس نے کہا، میں جھوٹ بھی بولتا ہوں؟'' زینب کے اعصاب پہ جواباً نادیدہ سا بوجھ آ پڑا۔

''میرے ساتھ تو زندگی موت کے جیسے اہم معاملے پہ آپ ہمیشہ غلط بیانی ہی کرتے آئے۔'' زینب نے جس طرح آہ بھری، جتنا تاسف و ملال اس کے انداز میں اترا یہ جہان کو مہر بالب کر کے رکھ گیا تھا۔

''تم خود کو یہ سوچ کر ڈھارس دے لو زینب، کہ یہ تقدیر کا لکھا تھا، یہ سب کچھ یونہی ہونا طے تھا۔'' کچھ تاخیر سے خود کو سنبھال کر وہ نرمی و رسان سے بولا، زینب نے سر ہلا کر تائید کر دی اور جیسے کس سوچ کی اتھاہ میں اترنے لگی۔

''تم کچھ کہنا چاہ رہی تھیں زینی!'' جہان نے اسے چونکا دیا تھا، اس نے بے اختیار سرد آہ بھری۔

''پر اس تو کریں نا پہلے۔'' زینب کے انداز میں سراسر شرارت تھی۔

''پر اس ہاتھ میں ہاتھ دے کر کیا جاتا ہے، لاؤ اپنا ہاتھ۔'' اس کی آنکھوں میں جھانک کر وہ ارفتگی سے بولا، چہرے پہ شرارت ٹپک رہی تھی، جہان نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلا دیا تھا، زینب نے بلا تردد اپنا نازک گلابی مخمل جیسا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا، جسے جہان نے نرمی سے دبایا تھا، پھر ہونٹوں سے چھوا آنکھوں سے لگایا، عہد دینے کا یہ ایسا لوٹ لینے والا، اسیر کر لینے والا انداز تھا، زینب کے معاملے میں وہ محبت کی ایسی ادا اپناتا تھا کہ زینب کو ہر بار نئے سرے سے حیران اور پھر قسمت پہ نازاں کر دیا تھا، مگر اس وقت زینب کی آنکھیں بھیگتی چلی گئی تھیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"آپ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے سچ! میں نے خود اپنے کانوں سے سنا تھا، ڈالے نے فورس کیا تھا آپ کو۔"

وہ جانتی تھی جہان اب ہرگز ہرگز اس سے جھوٹ نہیں بول سکتا، اپنے دل میں پھنسا وہ یہ آخری کانٹا بھی نکال لینا چاہتی تھی، چاہے اس کی کسک کیوں عمر بھر ساتھ نہ رہتی، چاہے اس کا دل کتنا ہی زخمی کیوں نہ ہو جاتا۔

"بولیں نا پلیز بتائیں مجھے۔" اسے خاموش مہر بلب پاکر زینب نے بھیگی آواز میں کہتے اس کا بازو جھنجوڑ ڈالا تھا، جہان نے بھینچے ہوئے ہونٹوں کو کھولا اور متاسفانہ سانس بھر کے خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا، اس کی جانب متوجہ ہوا تو اپنی آنکھیں اس کی نازک نظروں میں گاڑ دی تھیں۔

"ہاں زینب، یہ سچ ہے کہ میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا، لیکن اس کی وجہ ہرگز وہ نہیں جو تم سمجھتی رہی ہو یا اب بھی سوچ رہی ہو، بلکہ میں ایک عام انسان عام فیلنگز رکھنے والا آدمی تھا اور اپنی اس دیوانگی سے خائف تھا جو تمہاری محبت تمہاری طلب میں، میں نے جھیلی تھی۔ جس میں اتنے سال گزر جانے کے باوجود کمی نہیں آسکی تھی، مجھے لگا تھا، اگر میں تم سے شادی کرلوں گا، تو لازماً ڈالے کے ساتھ زیادتی اور ناانصافی کا مرتکب ہو جاؤں گا، جو کہ میں ہونا نہیں چاہتا تھا، تمہاری محبت میں تمہاری طلب کی مجنونانہ خواہش مجھے بہت دور لے گئی تھی زینب، مجھے لگا تھا تمہارے سامنے تمہاری قربتوں میں ڈالے مجھے کبھی نظر نہیں آسکے گی، میں ڈالے سے زیادہ اللہ کے ہاں مجرم قرار پانے سے خائف تھا اور بس۔"

وہ خاموش ہوا تو زینب نے مضمحل انداز میں سر جھکا کر ہونٹ باہم بھینچ لئے تھے، جہان اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا، اسے ہرگز بھی زینب کی یاسیت کی وجہ سمجھ نہیں آسکی، اس سے قبل کہ وہ کچھ پوچھتا زینب خود بول پڑی۔

"اور جبکہ اب ایسا نہیں ہوا، آپ نے مجھے حاصل کر کے بھی ڈالے کی حق تلفی نہیں کی، اسے فراموش نہیں کیا، تو اس کا مطلب آپ کو مجھ سے محبت نہیں رہی؟"

یہ آخری سوال کرتے اس نے خود کو گویا سولی پہ محسوس کیا تھا، خدشات کی یلغار کے ساتھ اس کی آواز میں لرزش اتر آئی تھی، کتنا ہراس تھا کہ اس قدر خوف اس کی نظروں میں، جہان نے دیکھا تھا، محسوس کیا تھا اور مضطرب ہوا اٹھا تھا، پھر اپنی جگہ چھوڑ کر اس کے نزدیک آیا، اس کے کپکپاتے وجود کو اپنی مہربان پناہوں میں سمیٹا اور محبت سے تھپتھپایا۔

"پاگل ہو تم زینی! یہی بات بھلا کیوں سوچی تم نے؟ میں نے اپنا یہ خدشہ یہ خوف پوری دیانتداری کے ساتھ معاذ کے سامنے رکھ دیا تھا اور رب سے اس آزمائش میں سرخروئی کی دعا مانگی تھی، وہ بہت مہربان ہے زینی! جو اس کے راستوں پہ چلنا چاہے، بہت پیارے انداز میں راہنمائی فرماتا ہے، میں تو بس اتنا جانتا ہوں، میں ادھورا تھا، اس نے مجھے مکمل کر دیا، میں بکھرا ہوا تھا، تمہاری صورت اس نے مجھے سمیٹ دیا، مجھے میری خواہش کے مطابق انصاف کی توفیق بخشی، ہاں اگر مجھے محبت تم سے زیادہ ہے بھی تو اس پہ خدا کی جانب سے بھی کوئی باز پرس نہیں ہے یہ اختیاری جذبہ ہے اور رب ہی دلوں میں نازل فرمانے والا ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

زینب نے بہت دھیان سے اس کا ایک ایک لفظ سنا تھا، دل میں اتارا تھا، کچھ کہے بنا اس نے آنسو بھری آنکھوں سے جہان کو دیکھا، پھر اس کے کشادہ سینے میں منہ چھپالیا۔

(آج صرف آپ ہی نہیں ہے، میں بھی مکمل ہوگئی ہوں، آج سے پہلے تک مجھے یہ ملال یہ رنج گھلاتا تھا کہ اگر اللہ نے آپ کو ہی میرا نصیب بنانا تھا، تو پہلے ہی کیوں نہ مجھے آپ کو سونپ دیا، لیکن آپ میں اس مصلحت کو بھی اس کے فضل سے جان سکی ہوں، کہ اس سے بڑھ کر کوئی انصاف کرنے والا نہیں مردوں کے درجے اور مقام کے لحاظ سے ہی ان کے لئے عورتوں کا انتخاب ہوتا ہے، پاک مردوں کے لئے پاک عورتیں اور پاک عورتوں کے لئے پاک مرد...... میں صبر محبت اور ضبط وتحمل میں آپ کے درجے پہ نہیں تھی، جبھی خدا نے آپ تک پہنچانے سے قبل حالات کی بھٹی میں ڈال کر میرا میل کچیل اتارنے کا اہتمام کیا، اگر آپ مجھے پہلی ہی بار اتنی آسانی سے مل جاتے تو میں اس انداز میں کبھی آپ کی قدر بھی نہ کرسکتی، میری اکڑ میرا نخوت میرا تکبر مجھ سے لازماً آپ کی ناقدری کراتا، جو یقیناً خدا کو منظور نہیں تھی، مجھے آج کوئی شکوہ کوئی ملال نہیں ہے، کہ آپ اتنی تاخیر سے کیوں ملے ہیں مجھے، حالات کے سمندر میں زندگی کے ہر خوبصورت احساس اور سکون سے لبریز جو اک جزیرہ تھا، وہ آپ تھے اور مجھے لامتناہی سفر کی طوالت کے بعد ہی آپ تلک رسائی حاصل ہو چکی تھی، آپ آخری جزیرہ جو تھے۔)

اس کے ہونٹوں کی تراش میں مسکان اترنے لگی تھی، جسے جہان نے دیکھا تو بے اختیار ریلیکس ہونے لگا، پھر اس کے آنسوؤں کو صاف کرکے اس کا سائیڈ پہ پڑا اٹھا کر اسے اوڑھایا اور ہاں پکڑ کر باہر لے آیا، فوٹو سیشن کے دوران جب وہ دونوں رسم کو اکٹھی آئیں تو جہان بھی ساتھ تھا، اس کے دونوں شانوں کے ساتھ ہنستی مسکراتی، لڑکیوں کے چہرے تھے اور جہان کے چہرے پہ اطمینان کے خوشی کے سارے رنگ، کیمرے کی آنکھ نے یہ دلکش منظر بہت خوبی سے محفوظ کرلیا تھا۔

☆☆☆

اس کڑی دھوپ میں جلتے ہوئے پاؤں کی طرح
تو کسی اور کے آنگن میں ہے چھاؤں کی طرح
تو تو واقف ہے میرے جذبوں کی سچائی سے
پھر کیوں خاموش ہے پتھر کے خداؤں کی طرح
میں تو خوشبو کی طرح ساتھ رہا ہوں تیرے
تو بھٹکتا رہا ہے بے چین ہواؤں کی طرح
وہ جو برباد ہوئے تھے وہی بدنام ہوتے ہیں
تم تو معصوم رہے اپنی اداؤں کی طرح
غم تو یہ ہے کہ ہمیں کوئی خوشی راس نہیں
زندگی کاٹ رہے ہیں ہم سزاؤں کی طرح

وہ بے کل سی تھی، مضطرب اور وحشت زدہ...... کتنے دن بیت گئے تھے اس ایک واقعہ کو، جب زندگی میں پہلی بار ژالے اس کے پاس آئی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ژالے...... اس کی اولاد، اس کی کل کائنات، جسے جنم دینے کے بعد وہ محض چند مرتبہ چھو سکی تھی، پیار کر سکی تھی، کہ اس سے اسے چھین لیا گیا، ماستا پہ ایستادہ آ کر پڑا تھا کہ وہ جینا بھولنے لگی، ایسی وحشت ایسی تڑپ جاگی تھی اندر کہ آنکھوں سے بہتے آنسوؤں پہ بارش کا گمان ہوا کرتا، پھر حالات بد سے بدتر ہوتے گئے، واقعات کی ستم ظریفی نے اسے کہاں سے کہاں پہنچا دیا، کیا سے کیا کر دیا اسے، وہ سرتاپا بدل گئی۔

نہیں بدلی، نہیں مٹی، تو ژالے کے قرب کی خواہش نہیں بجھا تو اس کی محبت میں فروزاں دل میں دیا، اس ناگن جیسی فسادی عورت نے کیسا بغض اور قہر بھر دیا تھا، اس کے خلاف ژالے کے دل میں کہ اپنی صفائی میں کی گئی ہر کوشش میں ناکامی اس کا نصیب بنتی گئی، مگر اس دن وہ کتنی حیران رہ گئی تھی، پھر اس حیرانی پہ خوشی غالب آنے لگی، وہ خوش تھی۔

ژالے کو روبرو پا کے، اپنے لئے مہربان محسوس کر کے، وہ پرانی ساری جاں کاہی اور کلفتیں بھول گئی تھی، مگر ژالے کا مطالبہ حیران کن تھا، دیکھا جاتا تو ژالے نے اس سے زندگی، زندگی کی امید سب کچھ ہی تو مانگ لیا تھا، معاذ کو مانگ کر، مگر وہ انکار کا حوصلہ کہاں سے لاتی، وہ ایسا کر کے ماستا کو مشکوک کیسے کر سکتی تھی، معلوب کیسے کر دیتی، اس نے معاذ حسن کو چھوڑا، گویا خود کو دان کر دیا، اس کے بعد زندگی اور زندگی کی ہر خوشی کا جواز از خود ختم ہو جاتا تھا، گناہ کی زندگی سے تائب ہو کر وہ پھر سے عزت کی زندگی کی متمنی تھی، مگر شاید یہ اس کے نصیب میں لکھا ہی نہ گیا تھا، کتنے دن تو وہ مایوسی والم کی کیفیت میں یہی سوچتی رہی تھی، اسے اب کیا کرنا چاہیے، وہ تو خالی ہاتھ بالکل خالی رہ گئی تھی جیسے۔

بہت دنوں بعد اس نے خود کو جوڑا تھا، سمیٹا تھا اور خود کو پھر سے زندگی میں مصروف کر لینا چاہا، تب اس پہ انکشاف ہوا گناہ کے آلودہ راستوں پہ مزید چلنے کی اس میں تاب نہیں، فگار پاؤں زخمی دل کے ساتھ، وہ بھلا کب تک خود کو گھسیٹے جاتی، پھر اسے کیا کرنا چاہیے تھا؟ شاید اسے خدا سے معافی مانگنی چاہیے، خدا مہربان ہے اور اپنے بندوں کی توبہ کا منتظر تھی۔

''کیا وہ میرا بھی منتظر ہوگا؟'' اس نے سوچا، اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا، خوف جھجک اور گریز کے عالم میں اس نے جب رب کی جانب رجوع کیا، تو دل آنسوؤں کے بوجھ سے جھکا جاتا تھا، تاسف بھی تھا ملال بھی، مگر مایوسی نہیں تھی، مسلمان ہونے کی حیثیت سے وہ اتنا تو جانتی تھی کہ اس کا رب توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

تب اس نے جانا تھا، بلاشبہ اللہ کی یاد میں ہی دلوں کا سکون پوشیدہ ہے، کیسا اطمینان اتر آیا تھا اللہ سے معافی مانگ لینے کے بعد اس کے اندر بھی، اس کے بعد ہر دن اور رات کا انداز تبدیل ہو گیا تھا، وہ ضرورتاً ہی گھر سے نکلتی وہ بھی بڑی چادر میں خود کو مغلوب کر کے، وہ بدل گئی تھی، مگر لوگ بہر حال نہیں بدلے تھے، اللہ جتنی جلدی معاف کر دیا کرتا ہے، بندے اس معاملے میں اتنے ہی کینہ پرور ثابت ہوتے ہیں، وہ قدم قدم پہ ہرٹ ہوتی تھی، اس کا ایک حل حجاب بھی تھا، اس نے حجاب لینا شروع کر دیا تھا، اب اسے پہچان لینا ہرگز آسان نہیں تھا، زندگی آسان ہو گئی تھی، مگر ابھی کچھ جھٹکے اس کے نصیب میں باقی تھے جبھی وہ آخری انکشاف بھی اس پہ ہو گیا تھا، جو شاید نہ ہوتا تو

http://www.booksumbeer.net/
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اچھا ہوتا۔

سودہ سلف کا تھیلا ہاتھ میں سنبھالے وہ سڑک کراس کرنے کی منتظر تھی جب اس کی اٹھی ہوئی نگاہ ساکن ہو کر رہ گئی تھی، گاڑی کے کھلے شیشے کے پار شاید نہیں یقیناً وہ صبح نوخیز جیسی لڑکی ژالے تھی، جو اپنے مقابل بیٹھے خوبرو نوجوان کو دیکھ کر ہنس رہی تھی، اس کے گال میں پڑنے والا ڈمپل بلما اتنے فاصلے کے باوجود بھی نثار ہوتی نظروں سے دیکھتی تھی، کتنے دنوں سے ژالے کو پھر سے دیکھنے کی خواہش دل میں ہمک رہی تھی، جو یوں پوری ہوئی تو دل خوشی سے معمور ہونے لگا تھا، گاڑی سگنل ریڈ ہونے کی وجہ سے رکی ہوئی تھی، وہ دونوں پھول بیچنے والے چھوٹے لڑکے سے پھول خرید رہے تھے، ژالے کی کلائی میں جھک کر گجرہ پہناتا ہوا نوجوان اس کا داماد ہی ہوسکتا تھا، ژالے جیسی ریزروڈ لڑکی کسی اور کو ایسی جرأت نہیں بخش سکتی تھی، اس کے اندر اچانک بیٹی کے ساتھ ساتھ داماد کو بھی دیکھنے کی خواہش نے جنم لیا، اسی خواہش کے پیش نظر اس نے خود کو ذرا سا آگے جھکا دیا، ایسے کہ نوجوان کا چہرہ اس کی نظروں کی گرفت میں آسکے، یہی لمحہ قیامت خیز تھا، آنکھ نے ذہن کو پہچان کا مرحلہ طے کروایا تھا اور ذہن اس حقیقت کی کریہہ سفاکی اور تلخی کو نہ قبولتے ہوئے شاک میں مبتلا ہوتا چلا گیا۔

وہ نوجوان کوئی اور نہیں، جہانگیر شاہ تھا، وہی جہانگیر شاہ جسے...... اس کے آگے اس کی سوچ نے اس پہ ملامت کرنی نفرین بھیجنی شروع کی تھی، اسے یاد آیا، ژالے نے معاذ سے اپنا رشتہ ظاہر نہیں کیا تھا، اسے سمجھ آئی اگر ژالے نے ایسا نہیں کیا تھا تو اس کی وجہ کیا تھی، وہ اپنی ماں کو اسی شرمندگی سے بچانے کی متمنی تھی، مگر وہ اسی شرمندگی سے بالآخر دوچار کر دی گئی تھی، کسی نے اسے آسمان سے زمین پہ دے مارا تھا، اب وہ زمین میں دھنستی جا رہی تھی، اس کی آنکھوں میں ہر لمحے اندھیرے چھاتے گئے، شرمندگی، سبکی، خجالت، ندامت کا انت نہیں تھا، وہ اس پل خود سے بھی نگاہیں ملانے کی تاب نہیں رکھتی تھی، جہانگیر کو وہ کس نگاہ سے دیکھتی رہی تھی، اس کی عمر کے فرق کو بھلا کر، اس مرد کو جو صرف عمر میں ہی اس سے کم نہیں تھا، جس سے اس کی بیٹی بیاہی جا چکی تھی، یعنی ذلت کا ایک نہ ختم ہونے والا باب، شرمندگی کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ، وہ نہ روئی، نہ تڑپی، بس اپنے اندر اتر آنے والی بے انت وحشت اور شرمندگی سمیت پتھرا سی گئی۔

☆☆☆

چن کھنا چن کھنا تینوں سانبھ سانبھ کے رکھنا
اساں وسنا اساں وسنا اساں دل دے ویہڑے وسنا
تینوں دل چ وساواں تیرے ناویں دل لاواں
کسے دوجے ول نئیں تکنا چن کھنا چن کھنا
تینوں سانبھ سانبھ کے رکھنا
اساں وسنا اساں وسنا اساں دل دے ویہڑے وسنا

ڈھولک پہ پڑتی تھاپ پہ سب سے بلند آواز پرنیاں کی تھی، اندر آتے معاذ نے تھم کر گانے کے بولوں پہ غور کیا تھا پھر پرنیاں کی شکل پہ، آنکھوں میں حیرانی تھی، چہرے پہ خوش گوار تاثر، دیکھنے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کا انداز پزل کر دینے کو کافی ثابت ہو سکتا تھا، مگر وہ پزل نہیں ہوئی اور بڑے اعتماد سے گردن اکڑا لی۔

"جناب! یہ تو ہمیشہ سے ہمارا کام ہے، یعنی حال دل کہنے کا، آپ جناب پہ یہ نازک وقت کیسے آ گیا؟" معاذ سب کے درمیان گھس کر پرنیاں کے کاندھے سے کاندھا ملا کر بیٹھ گیا، ہونٹوں پہ شریر مسکان تھی، لہجے میں خمار آلود بھاری پن۔

"بھابھی لوگوں کو غلط فہمیوں کا شکار ہونے سے بچانا چاہیے، ہم صرف گانا گا رہے ہیں۔" پرنیاں کو بھی جواباً شرارت سوجھ گئی تھی، جبھی اس کے بجائے بھابھی کو سنایا تھا، معاذ سرد آہ بھر کے رہ گیا یعنی کہ۔

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
کبھی جان صدقے ہوتی کبھی دل نثار ہوتا

وہ جہان کو دیکھ کر گویا احتجاج بلند کرنے لگا، جہان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر خواتین کے بیچ سے اٹھانا چاہا تھا مگر وہ معاذ ہی کیا جو اپنی نہ منوائے اور کسی اور کے ہو لینے دے، بجائے اس کے خود اٹھتا جہان کے اسی ہاتھ پہ دباؤ بڑھا کر جھٹک دیتے ہوئے اسے بھی اپنے پہلو میں گھسیٹ لیا، جہان کہاں ایسی حرکت کے لئے تیار تھا، بامشکل گرتے بچا، وہ بھی زینب نے اسے سہارا دیا تھا۔

"بہت بدتمیز ہو معاذ۔" وہ دانت کچکچانے لگا۔

"اچھا زیادہ شوخیاں نہ مار، اپنی دونوں بیویوں کے بغیر تو تو بھی کملایا ہوا پھر رہا تھا، میں نے تو کورم پورا کیا ہے۔" معاذ نے الٹا اس پہ چڑھائی کر دی، زینب کھلکھلانے لگی تھی، گویا معاذ کی تصدیق مہر ثبت کی، ژالے البتہ محض مسکرا دی تھی۔

باری بری کھٹن گیا تے کھٹ کے لے آندی لاچی
آ گیا ٹر کے پینڈوں ہائے ہائے آ گیا ٹر کے پینڈوں
میں تاں رہندی شہر کراچی

جہان کچھ کہنے والا تھا مگر بھابھی نے گانے کی تان اڑانی شروع کر دی تھی، وہ اٹھنے لگا مگر ژالے نے اس کے بازو پہ نرمی سے ہاتھ رکھ دیا تھا، جہان نے چونک کر دیکھا، وہ مسکراتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"بیٹھ جائیں شاہ! اچھا لگ رہا ہے۔" اس کی آواز سرگوشی سے مشابہہ تھی، جہان بے اختیار مسکرا دیا تھا، بھابھی کے گانے پہ جنید بھائی تو پھڑک اٹھے تھے، اس پہ لڑکیوں کی تالیوں کی صورت ہونے والی ہوٹنگ جبھی انہوں نے اپنی پاٹ دار آواز میں سہی مگر جواب دینا ضروری سمجھا۔

باری بری کھٹن گیا تے کھٹ کے لے آندے تارے
ساڈے پینڈ آ کے ویکھ تینوں بُھل جان شہر نظارے

اپنی کارکردگی پہ وہ خود ہی اتنے خوش ہوتے تھے کہ خود کو داد دینے کے خیال سے جوش میں اٹھ کر ناچنے لگے، معاذ نے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے بڑی مشکلوں سے انہیں کھینچ تان کر واپس بٹھایا۔

http://www.urdusoftbooks.net/
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رزیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

WWW.PAKSOCIETY.COM

"آپ نے تو حد ہی کر دی، ہمیں ہرگز اندازہ نہیں تھا، آپ کے اندر ایسا ہمزکیلا فنکار چھپا بیٹھا ہوگا۔" وہ سراسران کا مذاق اڑا رہا تھا، جنید بھائی قدرے کھسیا کر رہ گئے۔

دل میرا تیرا اے دیوانہ سوہنیا
تجھی نہ میتوں بیگانہ سوہنیا
پیار تینوں کرنی آں تیرے اوتے مرنی آں
تینوں دل چے وسانا تیرے ناویں دل لانا
کسے دوجے دل تھیں تکنا
جن کھنا جن کھنا تینوں سانبھ سانبھ کے رکھنا

آج حیران کن دن تھا، وہ لوگ بھی وہ کام کر رہے تھے، جنہوں نے زندگی میں کبھی نہیں کیا تھا، ژالے کو بھی انہوں نے پہلی بار گاتے سنا تھا، اس کی آواز سریلی تھی اور لے تال بھرپور، سب حیران رہ گئے تھے، جبکہ وہ مگن تھی، مست تھی، اس کی آنکھوں میں پرنیاں کی طرح شرارت نہیں تھی، جذبوں کی صداقت اور لپک تھی، البتہ اس نے اس پل محض حیا بار انداز میں گریزاں جہان کو نہیں دیکھا تھا، اس کے چہرے پہ موجود شرمگیں مسکان اس کے چہرے کو مزید حسین بنا رہی تھی، معاذ نے خوشگوار حیرت کے ساتھ پہلے ژالے کو پھر جہان کو دیکھا تھا۔

"تم باکمال ساحر ہو میری جان! ایسا بھرپور اور خوب صورت اعتراف ہماری کنجوس بیوی سے تو ہمارے حصے میں نہیں آیا، اگر دل نے مجبور بھی کیا اسے تو کر کے مکر گئی، اللہ ہی پوچھے گا ایسے لوگوں سے۔" اس نے صاف صاف پرنیاں کو ہی سنایا تھا، جو سن کر بھی ان سنی کر گئی تھی، معاذ ٹھنڈی آہیں بھرتے پھر جہان کی سمت متوجہ ہو گیا اور اسے دونوں ہاتھوں سے دھکیلا۔

"جا میرا پتر! اب تجھ پہ بھی گانا ضروری ہو گیا ہے۔"

جہان خود بھی کم حیران نہیں تھا، لبوں کی تراش میں شرارت آمیز مسکان تھی، اس نے روشن آنکھوں سمیت ژالے کے حجاب آلود چہرے کو دیکھتے اس کا نازک سا ہاتھ نرمی سے تھام کر آہستگی سے ہونٹوں سے چھوا۔

"تھینکس فار دس آفر، میلی پیالی پیالی سی بیوی۔" وہ ایک دم کھل اٹھا تھا، ژالے بری طرح شرما گئی، جہان سے بھلا سب کے بیچ اسے ایسی کہاں کوئی توقع تھی، جہان کی نظریں اسے سرتاپا رنگوں کی برسات میں نہلا رہی تھیں، وہ مجوب سی پلکیں جھکائے بیٹھی رہی۔

باری برسی کھٹن گیا تے کھٹ کے لے آندا پڑا
میرے جیسی ڈھونڈ کے لا میں تو لگدی سونا لیڑا

بھابھی نور یہ اور ماریہ وغیرہ کے اکسانے پہ زینب کو بھی گانا پڑا تھا، وہ گاتے ہوئے ترچھی نظروں سے جہان کو ہی دیکھ رہی تھی، سب کی پرجوش زوردار تالیوں نے گویا اسے مزید جوش دلانا چاہا، جبکہ زینب کی نظریں ہنوز جہان پہ تھیں، وہ یقیناً اس کی جانب سے ہی جواب کی منتظر تھی، وہ جانتی تھی یہ گانا جہان کو بھی آتا ہے، پچھلے دنوں یہ گانا اتنے تسلسل سے فل والیوم میں سنا گیا تھا کہ ہر کسی کی زبان پہ آ گیا تھا، اب جبکہ خوشی کا موقع تھا اور سب مستی میں تھے تو باقاعدہ ایک ماحول خود

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بخو دترتیب پاتا جارہا تھا، جہان بھی خاموش نہیں رہ سکا۔

باژی برسی کھٹن گیا تے کھٹ کے لے آندی تیلی
میں مالک لکھاں دا میں مالک لکھاں دا
تینو پا دوں گا نیوی حویلی

جہان گاتے گاتے خود ہی زور سے ہنس دیا، اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا، جس پہ زینب نے بھی ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ مار دیا تھا، البتہ اس کی آنکھوں میں ایک تفاخرانہ احساس تھا، وہ خوش تھی، اس نے بالآخر محبت کو جیت لیا تھا، معاذ جو خاموشی سے یہ سب ملاحظہ کر رہا تھا، شاکی نظروں سے پرنیاں کو دیکھنے لگا۔

''یہ زیادتی ہے یار بیوی! صرف ہم ہی رہ گئے ہیں، وہ بھی تمہاری اکڑ یا پھر نااہلی کی وجہ سے۔'' وہ منہ لٹکا کر بسورا، پرنیاں کی ہنسی چھوٹ گئی تھی، وہ کچھ دیر اسے یونہی دیکھتی رہی پھر آہستگی سے گنگنانے لگی تھی۔

اکھیاں جے وسائی اے تیری تصویر
میں تیری بن گئی آں تیرے او تے مر گئی آں
تینوں دل جے وسانا تیرے ناویں دل لانا
کسے دوجے ول نئیں تکنا چن تکنا چن تکنا
تینوں سانبھ سانبھ کے رکھنا اساں وسنا
اساں وسنا اساں دل دے نیڑے وسنا

''اور اب یہ محض گانا نہیں تھا، یہ واقعی حقیقت ہے۔'' اس نے گنگناہٹ کا سلسلہ روک کر معاذ کی جانب جھکتے سرگوشی کی، معاذ تو اپنی جگہ پہ اچھل پڑا تھا۔

''یعنی تم اعتراف کر رہی ہو میری محبت کا......؟'' وہ ہنوز غیر یقین تھا، پرنیاں جھینپ کر سرخ پڑنے لگی، البتہ جھکی پلکوں کے ساتھ سر کو اثبات میں ضرور ہلا دیا۔

''اتنی خوبصورت بات...... اور اتنے غلط موقع پہ؟'' معاذ نے منہ لٹکایا پرنیاں ٹھٹھک کر رہ گئی۔

''کیا مطلب؟'' اس کی حیرانی بجا تھی۔

''مطلب یہ ہے میری جان عرف دھان پان! کہ یہ بات تم مجھے تنہائی میں بتاتیں، یعنی بیڈ روم میں، اب اتنے لوگوں کی موجودگی میں، میں جواباً محبت کا ثبوت پیش کروں گا تو تمہیں آکورڈ لگے گا۔'' اس کے لہجے میں آنکھوں میں شرارت کا عکس تھا، چہرے پہ سرشاری کی کیفیت، پرنیاں نے جھینپتے ہوئے اس کے کاندھے پہ زوردار گھونسا دے مارا۔

''بہت بدتمیز ہیں آپ، اسی لئے کبھی کچھ نہیں کہتی میں۔'' اس کا چہرہ کچھ غصے کچھ شرم سے سرخ ہوا تھا، معاذ کی آنکھوں سے ہنوز بلا کی شرارت ٹپک رہی تھی، ہنستے ہوئے اس کا برا حال ہو رہا تھا، مگر اس کی جان پھر بھی نہیں چھوڑی۔

''یعنی یہ خوب صورت حادثہ ماضی بعید کا قصہ ہے۔'' اس نے مصنوعی حیرت سے آنکھیں

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

پھیلائیں۔

''محبت کے جواب میں محبت ہو جانا کوئی اتنی عجیب بات تو نہیں ہے محترم!'' پرنیاں نے بھی اسے چھیڑنا تنگ کرنا خود پہ لازم کر لیا تھا، معاذ کی آنکھیں حلقوں سے ابل پڑیں۔

''حد ہے، یعنی محترمہ ترس کھا رہی ہیں مجھ پہ۔'' پرنیاں نے ہنستے ہوئے اب کے جواب دیئے بنا اسے پیچھے دھکیل دیا تھا، تب ہی زیاد اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر بڑے اسٹائلش میں بولا تھا۔

''ناظرین وحاضرین! میری شادی بہت باکمال ثابت ہوئی ہے، وہ لوگ بھی یہاں اظہار و اقرار کر گئے، جو کبھی اس کا تصور بھی نہیں رکھتے تھے، اب میں اپنا آئٹم پیش کرنا چاہتا ہوں، اپنی بیوی نوریہ زیاد کے ساتھ، پلیز ویلکم کیجئے۔'' اس کے مسخرے پن کے جواب میں ہر طرف سے تالیاں بجنے لگیں، حسان تو سیٹیاں بھی بجا رہا تھا، زیاد نے سر تسلیم خم کیا اور بہت اسٹائل سے جھک کر نوریہ کو دیکھا۔

باری برسی کھٹن گیا تے کھٹ کے لے آندے لوٹے
میں ڈولی تیری لے جانی پاویں چل جان ڈانگاں سوٹے

ایک اجتماعی قہقہہ بلند ہوا تھا، جس سے چھت اڑنے کا احتمال ہونے لگا، زیاد نے یونہی بھنگڑا ڈالتے ہوئے آگے بڑھ کر نوریہ کا ہاتھ تھام لیا اور اسے پنڈال میں لے آیا، اس نے دیکھا، سب کے ساتھ معاذ بھی اس کی جانب متوجہ تھا، پرنیاں کے ساتھ صوفے پہ ترچھے زاویے سے تقریباً نیم دراز، اس کا سر گویا پرنیاں کے شانوں پہ دھرا ہوا تھا اور سینے پہ گل کوتنا سا عدن پھدکتا پھرتا تھا، اس کی فیملی، اس کی زندگی مکمل تھی بھرپور تھی، نوریہ کی آنکھیں دھندلانے لگیں، اس نے نگاہ کا زاویہ بدل لیا اور اپنا ہاتھ زیاد کے کاندھے پہ رکھ دیا، یوں کہ رخ بدل کر اس کے ساتھ ساتھ جھومنے لگی، گانے لگی۔

باری برسی کھٹن گیا تے کھٹ کے لے آندا بولا
تیرے نال میں جاواں، تیرے نال میں جاواں
تو آ جا بن کے دولہا ....

تالیوں کی گونج بڑھ گئی، اب وہ سب مل کر گا رہے تھے، مگر نوریہ صرف معاذ کو دیکھ رہی تھی، وہ جان سکتی تھی، وہ آج کے بعد اس نظر سے کبھی دوبارہ معاذ کو نہیں دیکھے گی، اسے یقین تھا، خود پہ نہیں اپنے رب پہ اور جو رب پہ یقین قائم کریں، ان کے بھروسے قائم رہا کرتے ہیں۔

☆☆☆

تیرے چہرے پہ نظر تھی نہیں کیا ہم کریں
ہم تو دیوانے ہو گئے ہیں صنم کیا ہم کریں
تیرے چہرے سے نظر ہٹتی نہیں کیا ہم کریں

یہ زیاد کی شادی کی رات تھی، نوریہ رخصت ہو کر گھر آ چکی تھی، رسومات کی ادائیگی کے بعد جب زیاد نے خود معاذ سے گانے کی فرمائش کی تو اس بیچارے پہ گرفت کرتے ہوئے سب نے اس

http://www.booksfree.pk

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

پہ شوخ فقروں کی بوچھاڑ کر دی تھی۔

"بڑے صابر بن رہے ہو چھوٹے! کہاں تو شادی کو اتنے اتاؤلے ہوئے جاتے تھے اور اب شب کے قیمتی لمحے یوں ضائع بھی کرنے پہ تل گئے ہو۔" جنید بھائی کے کہنے پہ زیاد خفت سے سرخ پڑتا سخت جز بز ہونے لگا۔

"میں چھچھورا کبھی بھی نہیں رہا، سمجھے آپ؟" وہ چمک کر بولا تھا، ناک چڑھا کر جتلایا اور جنید بھائی کو آنکھیں دکھائیں، مگر انہوں نے اس پہ اثر نہ ہوتا دیکھ کر تو پوں کا رخ معاذ کی جانب موڑ دیا تھا۔

"ڈاکٹر صاحب یہ چھوٹا دوسرے لفظوں میں تمہیں چھچھورا ثابت کر چکا ہے۔" جہاں معاذ کا پارہ ہائی ہونا شروع ہوا وہاں محفل میں دبی دبی ہنسی بھی پھیلی تھی۔

"رومینٹک اور چھچھورا ہونے میں بہت واضح فرق ہے، میں سمجھتا ہوں، بالکل ویسے جیسے مجھ میں اور آپ میں فرق ہے، یعنی میں رومینس کرتا ہوں اور آپ چھچھورے پن کا مظاہرہ، شادی کے شروع دنوں میں ہمیں یاد ہے، ہماری ٹین ایج کا بھی خیال کیے بغیر آپ ہر وقت بھابھی کے گھٹنے سے لگے بیٹھے رہتے تھے، اب بھی جہاں رومینس کا موقع ملا اور خوب صورت لڑکی بھی، آپ کا ٹھرک فوراً باہر آ جاتا ہے، ابھی بتاؤں بھابھی کو کہ آج بارات کے وقت ہوٹل میں سبز کپڑوں والی پہ آپ کیسے لائنیں مار رہے تھے؟"

معاذ کی رپورٹنگ پوری ہوئی تھی، جنید بھائی کو تو لینے کے دینے پڑ گئے، وہ جتنا بھی گڑبڑائے تھے مگر معاذ کا منہ بند کرنے کو لپک کر اس کی جانب آئے اور باقاعدہ چاپلوسی پہ اترنے لگے، غرض ایسی ہی باتوں اور جھگڑوں کا اختتام معاذ کے گانے پہ ہوا تھا، اس کی آواز آج بھی اتنی ہی حسین تھی، سحر انگیز اور دلنشین، ماحول اور دلوں پہ جادو طاری کر دینے والی، مگر نور یہ آج اس جادو کے اثر سے محفوظ اور مامون رہی تھی۔

تیری آنکھوں کو دیکھ کر دلبر کتنے نغمے لکھے ہیں چاہت کے
اپنے نازک لبوں سے کہہ دو نا تم ہی الفاظ محبت کے
دل کی یہ پیاس کبھی بجھتی نہیں کیا ہم کریں
ہم تو دیوانے ہو گئے ہیں صنم کیا ہم کریں
تیرے چہرے سے نظر ہٹتی نہیں کیا ہم کریں

پرنیاں ہاتھ میں فیڈر پکڑے اپنی لانگ فراک سے الجھتی عدن کو مما سے لینے وہاں آئی تھی، معاذ نے اسے آگے نہیں جانے دیا اور ہاتھ پکڑ کر زبردستی اپنے برابر بٹھا لیا، وہ ذرا سا جھنجھلائی تھی۔

"چھوڑیں نا، عدن کب سے مما کے پاس ہے، تنگ کر رہا ہوگا انہیں۔" وہ صاف کترا رہی تھی، اس کی آنکھوں کے امنڈتے جذبے اسے خائف کرنے کو کافی تھے۔

"میں بھی کب سے تمہاری راہ دیکھ رہا ہوں، احساس ہے تمہیں؟ کتنا اکیلا کتنا بے چین ہو سکتا ہوں؟" اس کے سرگوشیانہ لہجے کے بھاری پن اور معنویت پر پرنیاں کی پلکیں لرز اٹھیں، رنگت میں گلابیاں گھل گئیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''شرم کریں کچھ تو، مما بھی یہیں پہ ہیں۔'' حجاب آمیز کوفت میں جتلا وہ سخت جز بز ہوتی اسے پرے دھکیلتی خفگی ظاہر کیے بغیر نہ رہ سکی۔

''ڈاکٹر صاحب! آپ کا گانا ادھورا ہے ابھی۔'' جنید بھائی جو انہی کی طرف متوجہ تھے، خاصے جتلانے والے انداز میں تان لگا کر بولے، محفل میں دبی دبی ہنسی پھیل گئی۔

''انہیں کیا خبر، ہمارا تو رومانس بھی ادھورا ہے ابھی۔'' وہ پرنیاں پہ جھک کر آنچ دیتے لہجے میں بولا، محبت بھرے شاکی انداز کے بھاری پن میں کچھ ایسا تھا کہ پرنیاں کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگیں، چہرہ ایکدم بھاپ چھوڑنے لگا۔

وہ بن پیئے بہک رہا تھا، اس کے دھیمے لہجے کی گمبھیرتا پرنیاں کے اوسان خطا کرنے لگی، اس کی ذو معنی نظروں کے جواب میں جز بز ہوتی وہ بے حد خفا خفا سی اٹھ کر وہاں سے مما کے پاس چلی گئی، معاذ کا زوردار قہقہہ اس کے پیچھے آیا تھا۔

☆☆☆

''زینب......!'' جہان نے تنگ آکر دروازہ دھڑ دھڑا دیا تھا۔

''آخر تم اتنی دیر کیوں لگاتی ہو تیار ہونے میں؟ ہر روز تمہیں نکالنے کو مجھے خود آنا پڑتا ہے۔''

وہ جھلا کر بول رہا تھا، جب ایک دم سے دروازہ کھلا اور زینب سیاہ ساڑھی کا پلو سنبھالتی باہر آ گئی۔

''آ بھی جائیں گے تو کیا حرج ہے اس میں صاحب، مجھے تو اچھا ہی لگتا ہے۔'' وہ اس کی ٹائی پکڑ کر ناز سے کھینچتے ہوئے اٹھلائی تھی، جہان تو بس اسے دیکھتا رہ گیا، سیاہ سادہ ساڑھی جس کا بلاؤز فل آستین کا تھا، وہ اتنی نازک اتنی پیاری لگ رہی تھی، گویا لچکتی ہوئی ڈال، لمبے بالوں کو اس نے چوٹی کی شکل دے کر چھوڑ دیا تھا، پرل کے ٹاپس اور گلے میں ایک چھوٹا سا موتی، بس یہ تھی اس کی آرائش مگر اس کی جگمگاہٹ نگاہوں کو خیرہ کرتی جا رہی تھی جیسے۔

''ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟'' جہان کی بے خود نظریں اس کے چہرے سے لپٹ گئی تھیں، وہ محسوس کرتے ہی جھینپ کر بولی تھی۔

''ابھی میں سوچ رہا تھا کہ تم سے کہوں گا ساڑھی پہنو، میرا دل کر رہا تھا، تمہیں اس لباس میں دیکھنے کو۔'' جہان کی پرشوق نگاہوں کا مرکز ہنوز وہی تھا، وہ دھیمے سروں میں ہنس دی۔

''میرا بھی دل کیا تھا، آپ کو ساڑھی پہن کر دکھاؤں، تو بس دکھا دی۔''

''اپنی مرضی سے کیوں نہیں؟ جب میں کہتا تب پہنتی تم۔'' وہ نخوت سے کہہ گیا تھا، زینب کا چہرہ یکدم اتر گیا۔

''کیوں؟ آپ کو اچھا نہیں لگا ہے۔'' وہ یکدم بجھ کر رہ گئی تھی جیسے۔

''یار یہ لباس تو صرف میرے لئے ہونا چاہیے تھا ناں، اب میرا دل کر رہا ہے تمہارے ساتھ ہوں کہیں بھی نہ جاؤں، جبکہ یہ ممکن تو نہیں ہے ناں، ولیمہ میں شرکت تو لازمی ہے۔'' اس کا جذباتی دھیما لہجہ زینب کی دھڑکنوں میں ہلچل مچا کر رکھ گیا، اس نے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا لیا تھا، پھر اسے دیکھ کر مسکرائی۔

''آپ گاڑی میں جا کر بیٹھیں، آ رہی ہوں میں۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"خیریت؟" وہ حیران ہوا۔

"آپ جائیں تو، ژالے کو بلائیں تب تک بس آ رہی ہوں۔" اس نے کچھ مزید سے بغیر جہان کو باہر دھکیل دیا تھا، محض دس منٹ بعد وہ گاڑی کی جانب آئی تو جہان اسے لباس تبدیل کیے دیکھ کر بے ساختہ مسکرا دیا تھا۔

"کیوں بدل دیئے یار!"

"وہ بس آپ کے لئے ہو، رات کو پہن لوں گی۔" زینب کی پلکیں جھک گئی تھیں وضاحت کرتے جہان آہستگی سے ہنس دیا۔

"یہ فرمانبرداری اور آپ جناب!"

"محبت کا اثر ہے، اگر ژالے ایسا کر سکتی ہے تو مجھ پہ بھی لازم ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے بھرپور دفاع کیا، تبھی ژالے آ گئی تھی، زینب کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ دیکھ کر حسب سابق عاجز ہونے لگی۔

"زینی آپی آپ آگے بیٹھے پلیز۔"

وہ زینب کی اس عادت سے مضطرب ہو جاتی تھی، کہ جہاں کہیں بھی انہیں جہان کے ساتھ اکٹھے جانا پڑتا، زینب بھی خود جہان کے برابر نہیں بیٹھا کرتی تھی، اس کے برابر وہ ژالے کو جگہ دیتی تھی، اس وقت بھی اس کے اصرار کے جواب میں اس نے محض اتنا کہا تھا۔

"تم بہت پیاری ہو ژالے اور بہت عظیم حوصلے کی مالک بھی، میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھلا سکتی کہ تمہاری ایثار کی عادت نے مجھے دنیا کی سب سے بڑی خوشی سے ہمکنار کیا ہے، جس کی اصل مالک بھی تم ہو، تمہارا مقام بھی پہلا ہے، یہ جگہ بھی تمہاری ہے، میں تمہاری ہر بات ماننا چاہوں گی، ہر خواہش کا احترام مجھ پہ لازم ہو جاتا ہے، مگر یہ اصرار نہ کیا کرو، ویسے بھی پیاری لڑکی، ساری اچھائیاں سارے احسان خود اپنے لئے تو مخصوص نہ کرو، کچھ تو زینی آپی کے لئے بھی چھوڑ دو، چاہے یہ ادنیٰ سا معمولی سا احسان ہی سہی۔"

سنجیدگی سے بات کرتی وہ آخر میں شرارت پہ اتر آئی تھی، ژالے جو واقعی مزید اصرار کا ارادہ رکھتی تھی اور جہان کی سفارش کا بھی عزم باندھے تھی، بے بس سی ہوتی جہان کے مقابل بیٹھ گئی، جہان کی آنکھوں میں طمانیت تھی اور چہرے پہ آسودگی، واقعی جو کام رب کی خاطر کیے جاتے ہیں ان میں رب ہی برکت بھی ڈال دیا کرتا ہے، ان دونوں کی ایسی یگانگت اور محبت کا تو وہ تصور بھی نہیں رکھتا تھا، جو سامنے آ رہی تھی۔

ولیمہ کی تقریب کے دوران جب زینب اور ژالے اک ساتھ کھڑی کچھ بات کر رہی تھیں، جہان کچھ فاصلے پہ کھڑا انہی کو دیکھ رہا تھا، معاذ نے زچ کرنے کے خیال سے اس پہ گرفت کر گیا تھا۔

"وہ دونوں لڑ رہی ہیں اور تم ہنس رہے ہو، شاباش۔" جہان زور سے چونکا پھر اس کے چہرے پہ شرارت کا عکس دیکھ کر اسے گھورا۔

"مجھے پٹیاں پڑھانے کی ضرورت نہیں سمجھے؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں بھئی، پڑھے پڑھاؤں کو کیا پڑھانا۔" معاذ نے مسکراہٹ ضبط کرتے اس پہ چوٹ کی۔
"اور تم تو بہت سیدھے اور معصوم ہو جیسے۔" جہان نے چڑ کر جتلایا، معاذ کی ہنسی چھوٹنے لگیں۔

"کوئی شک؟" اس نے آنکھیں پٹپٹا کر معصومیت کی انتہا کی۔

"میرا منہ نہ کھلواؤ شہزادے، ابھی پرنیاں کو بلا کر تمہاری شرافت کے سرٹیفکیٹ نہ اکٹھے کر دوں۔" اس نے جواباً اسے چڑایا اور سلگایا، معاذ بے ساختہ قہقہہ لگانے لگا۔

"یار تمہاری بیویاں تمہیں لفٹ نہیں کرا رہیں تو مجھے کیوں ڈانٹ رہے ہو؟" جہان اسے کچھ دیر گھورتا رہا پھر خود بھی ہنس دیا تھا۔

"بہت بدتمیز ہو تم۔" وہ یونہی ہنسی کے دوران بولا، معاذ نے اس پل اس کی روشن جگر جگر چمکتی ہنستی آنکھوں کو بہت دھیان سے اطمینان سے دیکھا تھا۔

"تم واقعی خوش ہو ناں ہے۔" وہ کتنی بے چینی سے سوال کر رہا تھا، جہان کے متبسم چہرے پہ ایک ٹھہراؤ، ایک اطمینان و آسودگی کا گہرا احساس اتر آیا۔

"ہاں، میں بہت خوش ہوں، الحمدللہ، میرے اندر کوئی خلش کوئی کمی نہیں ہے، اللہ نے مجھے ژالے کے ساتھ ساتھ زینب سے بھی مکمل اطمینان سونپا ہے، میں رب کا بہت شکر گزار ہوں کہ میں نے جو کچھ بھی مانگا اس سے اس نے اس سے زیادہ اور بہتر عطا فرمایا ہے مجھے۔" جہان کے لہجے میں آسودگی ہی آسودگی تھی، جسے محسوس کرتے معاذ نے ایکدم اسے گلے لگا لیا تھا۔

"الحمدللہ رب العالمین! میری دعا ہے اللہ تمہیں یونہی شاد و آباد رکھے آمین۔"

"شکراً حبیبی، جزاک اللہ۔" وہ نہال ہوا تھا، پھر کسی خیال کے زیر تحت اسے دیکھنے لگا۔

"اور تم...... تم...... تم خوش ہو ناں۔" اور معاذ اس سوال پہ کھلکھلا اٹھا تھا۔

"ہم تو کھلی کتاب ہیں جناب! جسے ہر کوئی پڑھ سکتا ہے، دکھی یا پریشان ہوں تو دنیا میں غدر مچا دیتے ہیں، خوش ہوں تو ہر سو مسکراہٹیں پھیلانے والے، ہماری زوجہ گواہ ہیں اس بات کی، بیشک پوچھ لو۔" معاذ کی بات سے متفق ہوتے جہان نے سر ہلایا تھا اور اس کی ہنسی میں شامل ہو گیا۔

☆☆☆

یہ شاہ ہاؤس کا ایک معمول کا مگر پرسکون منظر ہے، ہال کمرا اس وقت تمام نفوس کی موجودگی کے باعث خوش گوار شور سے بوجھل ہے، ابھی کچھ دیر قبل ہی زیاد نے ہنی مون ٹرپ کے دوران خریدے گئے تحائف سے سب کو نوازا ہے، یہ لوگ پورے ایک ہفتے کے بعد لوٹے ہیں، شمالی علاقہ جات جانے سے قبل زیاد نے مروتاً ان لوگوں کو دعوت دی تھی، جس سے کسی نے چھوٹے منہ بھی انکار مناسب نہیں سمجھا، بقول معاذ کے۔

"بے نے شادیاں تو کر لیں، مگر ہنی مون کی ضرورت محسوس نہیں کی، بیچارا حالات میں ہی ایسے میں جکڑا ہوا تھا، اب البتہ دونوں طرف کی فضا سازگار ہے تو حرج نہیں کوئی، جہاں تک میری بیچارے کی بات ہے تو شادی جتنی خوشی کی تھی، ہنی مون تک اسی قدر مطلع ابر آلود ہو چکا تھا، پری نے جو سلوک مجھ سے کیا، وہ میں اسی صورت بھول سکتا ہوں اگر ہم اب ہنی مون پہ تمہارے ساتھ چلے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

جائیں تو، ہاں جنید بھائی کی بات الگ ہے، وہ اگر نہ بھی جائیں تو فرق نہیں پڑتا، عنقریب ان کے بچوں پہ یہ ٹائم آنے والا ہے، انہیں کچھ لحاظ ضرور کرنا چاہیے۔"

"اور میں بتا رہا ہوں، اگر کوئی میرے بغیر گیا، تو ناکیں سلامت نہیں پائے گی، جو مجھے لحاظ سکھلا رہے ہیں، ان کے اور میرے بچوں میں چند سالوں کا ہی فرق ہے۔" معاذ کے لہجے کی شرارت اور شوخی کو محسوس کر لینے کے باوجود بھی جنید بھائی دھمکیوں پہ طعنوں پہ اتر آئے تھے، معاذ کو انہیں چھیڑ کر برا مزا آیا کرتا تھا ہمیشہ۔

"ہاں جی...... یہی کوئی دس بارہ سالوں کا، آپ کا ٹیپو بھلا کتنے سال کا ہے؟" وہ پھر انہیں چڑانے سے باز نہیں آیا۔

"افوہ...... جنید بھائی پلیز جھگڑا نہیں کریں، چلے جایئے گا آپ بھی ساتھ۔" جہان نے ہی صلح کی جھنڈی لہرا کر امن کیا تھا، کہ زیاد بول پڑا۔

"دیکھیے، سب اپنے خرچے پہ جائیں گے اور اپنے اپنا ہنی مون سمجھ کر ہی انجوائے کریں گے، ہمیں ڈسٹرب کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہم تو صحیح معنوں میں صلح مار کے ہی پھنس گئے ہیں۔" وہ مصنوعی خفگی سے بڑبڑا رہا تھا، پرنیاں کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔

"حد ہے بھئی، لوگ اک بیوی کے کیسے کیسے نہیں طوطا چشم ہو گئے، چھوٹے مت بولو، تم سے پہلے سے بیوی والے ہیں ہم، مگر کبھی اس طرح اوقات نہیں بھولی۔" معاذ نے جتلایا تھا، زیاد کھسکراہٹ دبائے رہا، ایسی ہی نوک جھونک ان کی سفر کے دوران اور وہاں کے خوبصورت نظاروں میں بھی چلتی رہی تھی۔

"تم گھوڑے پہ بیٹھو گی زینی!" وہاں ایک خوبصورت مقام پہ جہاں گاڑی پہ سفر ممکن نہیں تھا، جہان نے زینب سے سوال کیا تھا اور اس کے انکار پہ وہ کتنا حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا تھا۔

"تم بھول گئی ہو، تمہیں رائیڈنگ کا کتنا شوق تھا۔" اور زینب کے چہرے پہ الوہی مسکان بکھر گئی تھی۔

"مجھے کچھ بھی نہیں بھولا ہے جے! مجھے یہ بھی یاد ہے کہ وہ ساری اوٹ پٹانگ حرکتیں میں تب صرف آپ کو اپنی طرف متوجہ رکھنے کو کیا کرتی تھی، اس کے علاوہ اور کوئی خواہش یا جذبہ کارفرما نہیں تھا۔" اور جہان زیاں کے احساس میں گھرتا چلا گیا تھا۔

"میں نے بالکل اچھا نہیں کیا ناں زینی! تمہیں یوں اگنور کر کے، اپنی محبت پہ انا کو فوقیت دے کر۔" وہ یکایک اداس نظر آنے لگا، زینب نے اس اداسی کو محسوس کر لیا تھا، جبھی اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام لیا۔

"یہ سب یونہی ہونا طے تھا جے! یاد ہے آپ نے خود ہی کہا تھا۔" وہ کھلکھلائی تھی، مقصد اس کی یاسیت کو ختم کرنا تھا اور جہان اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔

"آؤ...... میں تمہیں گھوڑے پہ بٹھاتا ہوں۔" جہان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"آپ ہم دونوں کو ایک ساتھ نہیں بٹھا سکتے ہیں جے، رہنے دیں۔" زینب کے انداز میں اب شرارت رقم تھی، جہان نے کاندھے جھٹک دیئے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"میں تم دونوں کو باری باری بٹھاؤں گا، ڈونٹ یو وری۔"

وہاں کتنی خوبصورت یادیں وابستہ ہوگئی تھیں ان کی، جو لاتعداد تصویروں کی صورت ان کے ہمراہ آئی تھیں، زینب نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور وہ تصویر نکال لی جو جہان کے خیال میں سب سے بہترین تھی، اس نے مسکراتے ہوئے تصویر پہ نگاہ جمائی، یہ برف زاروں کا منظر تھا، اونچے پہاڑ برف کی ردا اوڑھے گم صم کھڑے تھے، درخت سبزہ، ہر شے نے برف کا لباس پہن لیا تھا، اسی برف کے درمیان وہ تھی، گلابی لباس میں بلیک اوور کوٹ میں ملبوس، لمبے بال کھلے چھوڑے سر پہ اونی ٹوپی گلے میں مفلر، اس کی پشت پہ جہان کا دراز بے حد شاندار سراپا تھا، زینب نے اپنا سارا بوجھ اسی پہ ڈال رکھا تھا، جیسے کسی مضبوط سایہ دار درخت سے ٹیک لگائے کھڑی ہو، لبوں کی تراش میں دل فریب اور کسی حد تک شرارتی مسکان تھی، یہ تصویر معاذ نے اس وقت بنائی تھی، جب وہ دونوں دنیا مافیا سے بے خبر بس ایک دوسرے میں مگن تھے، کیمرے کی فلش لائٹ اور مخصوص آواز پہ ہی دونوں نہ صرف چونکے بلکہ خفیف بھی ہو گئے تھے۔

"جاسوس، تم کہاں سے ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہو؟" جہان جھینپ گیا تھا، زینب بھی سنبھل کر تیزی سے اس سے فاصلے پہ ہوئی تھی، اس کے دلکش چہرے پہ خفت آمیز احساس مزید اسے خوب صورت بنا کر دکھلانے لگا تھا۔

"قسم لے لو جو میں تمہاری جاسوسی کو نکلا ہوں، میں تو قدرت کے حسن سے فیض یاب ہونا چاہ رہا تھا۔" وہ سر کھجا رہا تھا، پھر جیسے اپنا کارنامہ اسے دکھلا کر داد پانے کو گویا ہوا۔

"یہ دیکھو، کیا غضب کی پکچر ہے تمہارا ایڈ روم اس شاہکار سے سج جائے گا، رئیلی۔" وہ مسکرا کر تائیدی نظروں سے اسے دیکھنے لگا، واپس آنے کے بعد معاذ نے ایسے تحفے صرف جہان زینب اور ژالے کو ہی نہیں دیئے تھے، جنید بھائی اور زیاد کو بھی پیش کیے تھے، تب وہ صرف حیران نہیں ہوئے خجل ہوتے چیخنے بھی لگے تھے۔

"یہ تو سراسر دھاندلی ہے، اس کا مطلب آپ ہماری ٹوہ میں ہی لگے رہے تھے۔" زیاد کو غصے سے زیادہ ہنسی آ رہی تھی۔

"یہ تو مکافات عمل ہے جناب! کبھی وہ وقت بھی تھا جب تم سب میری ٹوہ میں لگے رہتے تھے، میں نے تو بس یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ایسا نازک اور رنگین مزاجی کا وقت ہر کسی پہ آتا ہے، جب اپنی جورو کے علاوہ کچھ اور نظر نہیں آتا اور پھر کوئی اور دیکھے نہ دیکھے معاذ تو دیکھے گا۔" کالر کھڑا کرتے ہوئے اس نے دانتوں کی نمائش کی تھی اور محظوظ نظروں سے ان کی خفت زدہ چہرے دیکھتا کھلکھلاتا رہا تھا، جبکہ ان سب کی شکلیں دیکھنے والی ہوئی تھیں، زینب ایک ایک لمحے کو انجوائے کرتی رہی تھی، پھر کسی خیال کے تحت اٹھ کر جہان کے کمرے کی جانب آ گئی، دروازے پہ رک کر اس نے دستک دی تھی، جہان کی اجازت پا کر اس نے اندر قدم رکھا، جہان ژالے کے ساتھ بستر پہ نیم دراز تھا، دونوں ایک دوسرے کے قریب تھے اور ایک ساتھ جہان کے ہاتھ میں موجود ٹیبلٹ پہ جھکے ہوئے شادی اور ہنی مون کی تصویریں دیکھ رہے تھے۔

"میں نے تو تصویر سلیکٹ بھی کر لی، کون سی انلارج کروانی چاہیے، ژالے تم سے ابھی تک

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ڈی سائیڈ نہیں ہوا؟'' وہ مسکرائی تھی، جہان نے اسکرین سے نگاہ ہٹا کر اسے دیکھا۔

''آجاؤ زینی! تمہیں دستک کی ضرورت تو نہیں ہونی چاہیے۔''

''کون سی سلیکٹ کی آپ نے زینی آپی! معاذ بھائی والی؟'' ژالے سیدھی ہوکر بیٹھ گئی تھی، زینب نے وہیں کھڑے کھڑے وہی تصویر نکال کر لہرائی، اس کے انداز میں اک فخر کا سا احساس تھا۔

''یہ تو معاذ بھائی کا اعلیٰ ترین شاہکار ہے۔'' ژالے نے بے اختیار داد دی، پھر اسے منہ لٹکا کر دیکھا۔

''مجھے ہرگز سمجھ نہیں آرہی، آپ ذرا ہیلپ تو کریں۔''

''ادھر آجاؤ، میرے پاس۔'' زینب کو ژالے کی سائیڈ پہ بیٹھتے دیکھ کر جہان نے اپنا بازو پھیلایا، زینب نے تھم کر حیرانی سے اسے دیکھا تھا، جہان سنجیدہ تھا مگر آنکھوں میں بہت خوب صورت تبسم تھا، وہ قدرے جھینپ سی گئی۔

''کچھ شرم کریں بے!'' وہ گلابی پڑنے لگی تھی جہان کو ہنوز اپنے تقاضے پہ اڑتے پا کر، ژالے مچلتی مسکان سمیت دونوں کو دیکھ رہی تھی، خود وہ ابھی تلک یونہی جہان کے پہلو میں اس کے ساتھ لگی بیٹھی تھی۔

''کم آن یار آجاؤ۔'' جہان نے اب کے شریر انداز میں کہتے اسے آنکھ ماری تھی، وہ اور بوکھلائی ہوئی تھی، جہان نے ذرا سا جھک کر اسے بازو کے حلقے میں لے کر خود سے نزدیک کر لیا۔

''تم دونوں کو آپس میں یگانگت کا مظاہرہ تو میں اکثر دیکھتا رہتا ہوں، آج اپنے لئے بھی یہ تجربہ کرنا چاہ رہا تھا۔'' وہ ہنستا ہوا وضاحت پیش کر رہا تھا، ژالے کی کھنکتی ہوئی ہنسی بھی اس کی ہنسی میں شامل ہوگئی تھی، زینب کی نگاہ نے ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے میں واضح نظر آتے اسے منظر کو دیکھا اور اسے گھورنے لگی۔

''بہت اچھے لگ رہے ہیں، انڈین موویز کے تھرڈ کلاس سے ہیروز کی طرح دونوں سائیڈوں پہ لڑکیاں چپکائے۔'' اس نے نخوت سے ناک چڑھائی تھی، جہان کا قہقہہ مزید بلند ہوگیا تھا اس تشبیہ پہ۔

''ہاں بہت اچھا لگ رہا ہوں، اب تو میں مکمل ہی ایسے ہوتا ہوں، اس میں کیا شک ہے بھلا؟'' وہ ہشاش بشاش خوش و مطمئن نظر آرہا تھا، زینب کچھ دیر محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتی رہی تھی، پھر مسکرا کر اس کے کاندھے سے سر ٹیک دیا تھا اور ٹیبلٹ کی اسکرین پہ چلتی تصاویر کو دیکھنے لگی، پھر اس نے ایک تصویر انلارج کروانے کے لئے سلیکٹ کی تھی، جس میں جہان ژالے کو ہاتھ پکڑ کر بوٹ میں سوار ہونے میں مدد دے رہا تھا، ڈوبتا سورج اپنا سارا سونا جھیل کے پانیوں اور ژالے کے چہرے کو سونپ چکا تھا، جبھی وہ اتنا سنہرا ہو رہا تھا، یہ بھی بہت خوبصورت تصویر تھی، جو چند دنوں میں جہان کے کمرے کی زینت بنی ماحول کو مزید خوب صورت بنا چکی تھی۔

☆☆☆

ٹھیک ایک ہفتے بعد کی بات تھی، جب جہان آفس آورز میں چہرے پہ مضطربانہ تاثرات کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ساتھ گھر آیا تھا، پہلا سامنا ہی زینب سے ہوا، اس کے چہرے کا تاثر ہی زینب کو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس تک آنے پہ مجبور کر گیا تھا۔

"جے......! سب خیریت ہے ناں؟" جہان کے قدم اس کی آواز پہ تھمے تھے، وہ رکا اور پلٹ کر اسے دیکھنے لگا اور گویا تھمے کا شکار ہو گیا، جبکہ زینب کی سوالیہ نگاہیں ہنوز اسی پہ جمی ہوئی تھیں۔

"آپ بتا کیوں نہیں دیتے ہیں شاہ! ہم جا کہاں رہے ہیں آخر؟ سب ٹھیک تو ہے ناں، پلیز زینی آپی آپ بتا دیں ناں مجھے، بہت دل گھبرا رہا ہے میرا۔" گاڑی معاذ ڈرائیو کر رہا تھا، ژالے پچھلی سیٹ پہ زینب اور جہان کے درمیان بیٹھی تھی، ان تینوں کی سنجیدگی اور خاموشی کے آگے خاصی ہراساں نظر آ رہی تھی گویا، جہان نے اک نظر اسے دیکھا ضرور، البتہ کچھ کہنے کا حوصلہ خود میں نہیں کر پایا تھا، زینب اسی خاموشی و فکر مندی سے اس کے سرد ہوتے ہاتھ سہلانے میں مصروف رہی تھی۔

جہان نے ہونٹ بھینچے رکھے، کچھ دیر قبل وہ خود بھی انکشافات کی زد پہ تھا تو ژالے سے مختلف حالت نہیں تھی اس کی بھی، آفس پہنچے ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی اسے جب اس کے سیل فون پہ معاذ کی کال آنے لگی تھی، جہان جانتا تھا، ورکنگ آورز میں معاذ بنا اہم اور ضروری بات کے کبھی کال نہیں کرتا تھا، جبھی اس نے فائل کا فیتا کھولتے اس کی کال ریسیو کر لی تھی۔

"ہاں بولو معاذ۔" سلام کے بعد اس نے استفسار کیا تھا۔

"جے...... نیلما کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔" معاذ کے لہجے میں واضح تاسف تھا، جس نے جہان کو متحیر کر ڈالا تھا۔

"نیلما...... وہ فلم اسٹار...... اسٹیج فنکارہ؟" جہان کے استفسار پہ معاذ نے سرد آہ بھری۔

"ہاں وہی، بہت المناک موت ہوئی ہے بیچاری کی اور وہ صرف یہی اک حوالہ نہیں رکھتی تھیں جے، ژالے بھابھی سے ان کا اک اور بھی بہت قریبی تعلق ہے۔" متاسفانہ انداز میں کہتا وہ اسے اپنے اغواء سے لے کر بعد تک کی بھی ساری روداد سناتا چلا گیا تھا، جہان کے تو سر پہ جیسے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔

"کیا ہوا؟ تم خاموش کیوں ہو گئے جے!" اس کی طویل خاموشی نے معاذ کو فکر مند کیا تھا جبھی پکار کر بولا تھا۔

"تم نے یہ سب کچھ مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا، جبکہ میں نے پوچھا بھی تھا۔" جہان بولا تو اس کے لہجے میں واضح جھنجلاہٹ تھی۔

"ژالے بھابھی ایسا نہیں چاہتی تھیں جے، میں یقیناً اب بھی تمہیں یہ سب نہ بتاتا مگر اب ایسا کرنا ناگزیر ہو گیا تھا، تم بھابھی کو لے کر جاؤ وہاں، اپنی ماں کا آخری دیدار ان کا حق ہے جے۔" اور جہان کچھ کہنے کی بجائے جانے کس سوچ میں ڈوب گیا تھا، جس سے تشویش و تفکر میں گھرا معاذ مزید پریشان ہو گیا تھا۔

"کیا ہوا؟ تم چپ کیوں ہو گئے، ہو اس طرح سے جے، کہیں تم بھی ٹیپکل پاکستانی مرد کی طرح......"

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''فارگاڈ سیک معاذ! میں تو یہ سوچ کر پریشان ہو رہا ہوں اس خبر کے بعد ژالے کا ری ایکشن کتنا شدید ہو سکتا ہے۔'' جہان مضطرب سا بولا تو معاذ نے ہنکارا بھرا۔

''آف کورس وہ ڈپریشن کا شکار ہوں گی مگر تم سنبھال سکتے ہو انہیں۔''

وہ گھر آیا تو زینب کو بھی اس راز میں شریک کرنا پڑا تھا، اسے زینب پر ہر لحاظ سے اعتماد اور بھروسہ تھا، جانتا تھا وہ اس بھروسے کو ٹوٹنے نہیں دے گی، زینب کے مشورے پہ ہی جہان ژالے کو بنا بتائے اپنے ہمراہ لے کر آیا تھا، معاذ بھی گاڑی لئے منتظر تھا کہ نیلما کی رہائش گاہ سے وہی واقف تھا۔

''اس دنیا میں ہر جاندار کو موت آنی ہے، مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا ایمان پختہ ہے نا اس بات پہ ژالے، ہم سب کو ایک مقررہ وقت پہ اپنے پیدا کرنے والے پروردگار کی جانب لوٹ کر جانا ہے۔'' جہان بہت رسان سے کہہ رہا تھا، وہ دھیرے دھیرے اسے سمجھاتا ہوا صورت حال سے قریب کر رہا تھا، کچھ اس انداز میں کہ اسے اچانک ذہنی دھچکا نہ سہنا پڑے، ژالے کی آنکھوں میں ہراس اور دہشت سی اُمڈ آئی، اس نے خوف زدہ نم آنکھوں سے جہان کو دیکھا، اس کے چہرے پہ سہم اتر رہا تھا۔

''ک...... کیا مطلب؟...... ک...... کون...... کس کی بات...... کر رہے ہیں آپ شاہ!'' اپنے نقصان کو نوعیت کو فوری سمجھنا اس کے لئے ہرگز آسان نہیں تھا کہ دہشت زدگی کا عالم ہی الوکھا تھا، جہان نے اس کے شانے پہ بازو پھیلا کر اسے خود سے نزدیک کیا تب بھی وہ خزاں رسیدہ پتے کی مانند کانپتی رہی۔

''تمہاری ممی......!''

''ممی!'' ژالے نے صدمے سے گنگ ہوتے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا۔

''نہیں...... ابھی صبح ہی تو میری بات ہوئی ہے ان سے شاہ، وہ بالکل ٹھیک تھیں۔'' وہ بے ساختہ رو دی۔

''میں مسز آفریدی کی بات نہیں کر رہا ہوں ژالے۔'' جہان نے آہستگی سے تردید کرتے نظریں چرائیں۔

''پھر......'' اس کی آنکھوں میں خوف کا غلبہ چھانے لگا، تب ہی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی، جہان نے سنبھل کر اپنی جانب کا دروازہ کھولا اور ژالے کو سہارا دے کر نیچے اتارا، دوسری جانب سے زینب نے اتر کر ژالے کو پکڑ کر بازو کے حصار میں لے لیا، ژالے خوف سے پھٹتی نظروں سے ٹکر ٹکر ہر سو دیکھنے لگی، آنسو اس کی شفاف آنکھوں میں امنڈے چلے آ رہے تھے، سامنے ایک بلند اور خوبصورت عمارت تھی، وہ کیسے نہ پہچانتی، وہ یہاں آ چکی تھی، شب خون مارنے، سب کچھ لوٹنے، برباد کرنے۔

وہاں ایک افراتفری دیکھنے میں آتی تھی، چند قریبی لوگ تھے، جو نیلما کے آخری سفر کی تیاریوں میں خاموشی سے مشغول تھے، میڈیا سے بالخصوص یہ خبر چھپائی گئی تھی، نیلما پچھلے کچھ عرصے سے گمنامی کی زندگی گزار رہی تھی، جس وقت جہان اور زیب ژالے کو سہارا دیئے کمرے میں لائے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
http://www.booksfree.net/

WWW.PAKSOCIETY.COM

ژالے کے جسم پہ تھم سکتہ طاری کرتا جا رہا تھا، اس کی رنگت اس انکشاف نے لمحوں میں نچوڑ ڈالی تھی، اسے سب کچھ بھول گیا، یہ تک بھی کہ اگر جہان اس راز سے ناواقف تھا تو پھر اسے یہاں تک کیوں لے آیا تھا، وہ نیلما کے سرہانے کی سمت آ کر یوں گھٹنوں کے بل زمین پہ گری گویا مزید کھڑے رہنے کی تاب باقی نہ رہی ہو، آنسو بے آواز اس کے چہرے کو بھگو رہے تھے، نیلما کے حوالے سے وہ سارے لمحے نگاہوں میں روشن ہو گئے تھے، جب جب اس سے اس کا سامنا ہوا تھا، وہ والہانہ پن، وہ بے تابی، وہ محبت، وہ بے بسی، نیلما کی آواز تمام تر حسرت زدگی کے ساتھ اس کی سماعتوں میں بین کرنے لگی۔

یہ ہجر کیا ہے وصال کیا ہے
یہ گردشیں ماہ و سال کیا ہے
جملہ رہی سہی مگر تم
کبھی تو پوچھو کہ حال کیا ہے

کیسا کرب بھرا تھا یہ شکوہ، مگر تب وہ پتھر تھی، ایسا پتھر جس پہ نیلما کا ہر خالص جذبہ بھی بے اثر ثابت ہوتا رہا تھا، مگر اب وہی پتھر پگھل رہا تھا، ملال اور زیاں کا دائمی احساس اس کے وجود میں طوفان برپا کر چکا تھا، وہ روتے ہوئے پاگل ہوئے گئی، وہ جو ہمیشہ اس کی طرف دیکھتی تھی، اسے نیلما کی وہ آخری نظریں یاد آتیں، جب اس نے معاذ کی واپسی کا تقاضا کیا تھا، دکھ کی شدت نے اسے منجمد کر کے رکھ دیا تھا، شاید وہ آخری امید بھی چھین لائی تو اس کے پاس جینے کی کوئی خواہش باقی نہیں بچی، ژالے بے بسی لاچاری کی آخری حد پہ جا کر بلک اٹھی، صبر تمام ہوتا جا رہا تھا، ضبط بری طرح سے بکھر چکا تھا، اسے نیلما کا پہلا اور آخری شکوہ یاد آیا، جو جانے دکھ کی کس انتہا کو چھو کر کیا تھا اس نے۔

''کبھی تو غور کرو بہنی، میری چاہت و محبت کے جواب میں تمہارا رویہ کس درجہ دل شکن ہوتا ہے، کبھی سوچو بہنی تو فیصلہ کرنا، کہ تم اس میں حق بجانب ہو؟'' وہ کتنے لاچار اور بے بس انداز میں کہہ رہی تھی، جبکہ ژالے اس قدر تنفر سے بھر گئی تھی۔

''یہ بات مجھے نہیں تمہیں سوچنی چاہیے، تم غور کرو تم جیسی عورت کیا اسی سلوک کی مستحق نہیں ہے؟'' جواب میں وہ پھنکارنے لگی تھی اور دوسری جانب یکلخت گمبھیر سناٹا پھیل گیا تھا، نیلما کس کرب سے گزری ہو گی وہ کیا جانے، وہ کتنی تاخیر سے کچھ بولنے کے قابل ہو گی، وہ تو یہ بھی نہیں جان سکی تھی۔

''میں ماں ہوں تمہاری ژالے، اور جب قرآن مجید میں اللہ نے اولاد کو والدین کے سامنے اف تک نہ کرنے کا حکم دیا تو ساتھ یہ شرط نہیں لگائی تھی کہ اگر ماں نیکوکار پرہیزگار ہو گی تو تم اس کی فرمانبردار ہو گے، ماں کے اعمال کا جواب وہ خود سے ہونا ہے، اولاد کے ذمہ تو حکم کی تعمیل لازم و ملزوم ٹھہری ہے، میں جیسی ہوں......اور کیوں ہوں، اس پہ تو ہماری بہت تفصیلی بات بھی ہو چکی میں میں یہاں بھی یہ سب واضح کر کے تمہیں جتلا نہیں رہی، نہ طعنہ دے رہی ہوں، میرے پیش نظر تو اپنی نیک سیرت مذہبی بیٹی کی اصلاح مقصود ہے، میں بس یہ نہیں چاہتی کہ تمہارے اعمال میں کوئی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بھی رہ جائے، روز قیامت اس ایک عمل کے لئے تمہیں رب کے سامنے شرمسار ہونا پڑے۔"

وہ ماں تھی، ماں بن کر دکھاتی رہی، ماں جیسا وسیع ظرف ظاہر کرتی رہی اور وہ بیٹی تھی، عام کم ظرف بیٹی، خدا کے حصے کا کام خود اپنے ہاتھ میں لے کر اس کی زندگی اس کی سزا کا فیصلہ کرنے والی بیٹی، وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی نیلما کے چہرے پہ جھک گئی، جس سے کس نے اسی کی خاطر کپڑا اٹھا دیا تھا۔

"مجھے اعتراف ہے امی، میں بہت بری ہوں، آپ کو سمجھنے سے قاصر رہی، میں کیسے معافی مانگوں آپ سے؟ آپ اس طرح چپ چاپ کیوں چلی گئیں؟" وہ بلکنے لگی تھی، تڑپ رہی تھی، جب زینب معاذ کے پاس سے ہٹ کر اس کے قریب آئی۔

"ژالے کو چپ کروائیں بے پلیز۔" اس کا اپنا چہرہ بھی غم دیاس کی تصویر بنا ہوا تھا، ژالے کا دکھ وہ اپنے سینے میں شگاف ڈالتا محسوس کر رہی تھی۔

"اب ہمیں یہاں سے چلنا ہو گا بے، میڈیا کو خبر ہو چکی ہے تمام تر احتیاط کے باوجود، اب یہاں مزید ٹھہرنا مناسب نہیں۔" جس پل جہان روتی بلکتی ژالے کو زبردستی تھام کر لایا، سنجیدہ سا معاذ بھی نزدیک آ گیا تھا، جہان نے مختص سر ہلا دیا، زینب نے سرعت سے بڑھ کر جہان کے دوسری جانب آتے ژالے کو سہارا دیا، وہ چل کہاں رہی تھی، گویا گھسیٹ رہی تھی اور بار بار مڑ کر حسرت بھری نگاہوں سے نیلما کا چہرہ دیکھتی تھی، آنسو بارش وار برستے تھے۔

لاؤں گا اب کہاں سے جدائی کا حوصلہ
کیوں اس قدر قریب میرے آ گئے تھے تم

معاً وہ روتے ہوئے یکدم دوہری ہوتی بری طرح چیخی، زینب اور جہان کے سنبھالنے کے باوجود بانہوں میں بکھرتی چلی گئی، اس کی چیخیں تبدریج کربناک ہو رہی تھیں اور رنگت ہر لحہ زرد پڑنے لگی، جہان اور زینب اسے سنبھالتے شدید ترین گھبراہٹ کا شکار ہونے لگے۔

"ژالے...... کیا ہو رہا ہے تمہیں؟" جہان کی حالت دیکھنے والی تھی، ژالے کی بدلتی کیفیت پہ اس کا رنگ اڑ چکا تھا، زینب بھی حواس باختہ ہو چکی تھی۔

"ہاسپٹل...... بے تمہیں بھابھی کو فی الفور ہاسپٹل لے کر جانا ہو گا، کوئیک پلیز۔"

معاذ صورت حال کو سمجھ کر ہی افراتفری میں گاڑی کی جانب بھاگا اور پچھلا دروازہ کھول دیا، جہان جو بھر بھری ریت کی مانند ہاتھوں سے پھسلتی ژالے کو بانہوں میں اٹھا چکا تھا، سراسیمہ سا اسے گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ لٹا رہا تھا، زینب اور جہان کے بیٹھتے ہی معاذ نے گاڑی ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی تھی۔

"امی چلی گئیں شاہ!" ژالے پھر تڑپی، جہان نے اس کی سرد پڑتی پیشانی چومی۔

"صبر میری جان! اللہ مغفرت فرمائے ان کی۔"

"میں...... میں بھی مر رہی ہوں شاہ!" اس کی آواز گھٹنے لگی، اس پہ غشی طاری ہو رہی تھی جیسے، زینب فق چہرے کے ساتھ اس کے یخ بستہ ہاتھ سہلا رہی تھی، آیات پڑھ پڑھ کر اس پہ دم کر رہی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اسے کیا ہو رہا ہے جے!" وہ جیسے رو دی تھی۔

"ٹھیک ہو جائے گی انشاء اللہ۔" جہان خود بولایا ہوا تھا، بھیگتی آواز میں بولا، گاڑی ہوا سے باتیں کرتی ڈاکٹر ناہید کے کلینک کے سامنے پارکنگ میں رک گئی، معاذ عجلت میں باہر آیا تھا۔

"تم بھابھی کو لے کر آؤ جے، میں ڈاکٹرز کو مطلع کرتا ہوں ہری اپ۔" معاذ پلٹ کر اس کی جانب دیکھے بغیر تاکید کرتا دوڑتے قدموں سے ہاسپٹل میں داخل ہو گیا تھا، جس پل جہان نے ژالے کو پھر سے بازوؤں میں سنبھالا، تکلیف کی شدتیں اس کے حواس چھین کر لے گئی تھیں۔

"یہ...... یہ ایسے کیوں ہو گئی ہے جے، کچھ بھی بول کیوں نہیں رہی؟" زینب جہان کے تیز قدموں کا ساتھ دیتے تقریباً بھاگ رہی تھی، ژالے کی حالت برداشت نہ کر سکی تو بے اختیار سسکی، کلینک کے مرکزی دروازے سے اندر قدم رکھتے ہی معاذ کی اطلاع کے باعث اسٹیچر تیار تھا، جہان نے جیسے ہی ژالے کو اسٹیچر پہ لٹایا، میل نرسوں نے اسے اپنی تحویل میں لیا، زینب معاذ اور زینب آپریشن تھیٹر کے باہر مضطرب بے کل کھڑے رہ گئے تھے۔

"وہ ٹھیک تو ہو جائے گی ناں؟" زینب باقاعدہ آنسو بہا رہی تھی۔

"انشاء اللہ! اسے ہماری دعائیں کچھ نہیں ہونے دیں گی۔" جہان کے لہجے میں یقین کامل تھا، معاذ کچھ فاصلے پہ کھڑا ژالے کی دو ماہ قبل ہونے والی کریٹیکل ڈلیوری کے متعلق گھر فون پہ اطلاع دیتا دعا کی درخواست کے ساتھ صدقہ کرنے کی تاکید کر رہا تھا، پھر جیسے جیسے وقت گزرتا گیا ہاسپٹل میں شاہ ہاؤس کے مکین جمع ہوتے گئے اور اندر زندگی کی کشمکش میں مبتلا ژالے ہر آن موت کو شکست دیتی بالآخر اس اذیت سے نجات حاصل کر گئی تھی۔

☆☆☆

"چھوٹے شاہ آ گئے ہیں شاہ!" جہان کمرے میں قدم رکھا تو ژالے کی نقاہت اور تکلیف کے احساس سے بوجھل سرخ آنکھیں لحہ بھر کو مسکرائی تھیں، جہان نے اس کے بستر کے کنارے تک کر اس کے ہاتھ کو بہت ملائمت سے پکڑا اور بوسہ ثبت کیا تھا۔

"ہاں الحمدللہ، اور دیکھو لو، تمہیں کچھ بھی نہیں ہوا خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک ہو۔" وہ کتنا مطمئن لگ رہا تھا، ژالے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔

"مجھے ایسا ہی لگا تھا، جیسے اب نہیں دیکھ سکوں گی آپ کو۔" اس کی آواز پہ نقاہت کا غلبہ تھا، جہان کی مسکراہٹ گہری ہونے لگی۔

"بہادر بنو لڑکی، ابھی تمہیں ایسے بہت سے چھوٹے شاہوں کی ماں بننا ہے۔" شریر انداز میں کہتا وہ اس کا ناک دبا کر ہنسا، ژالے ایک دم سرخ پڑنے لگی۔

"اووف...... اتنے خوفناک ارادے ہیں آپ کے؟" وہ مصنوعی خوف سے کہہ رہی تھی۔

"خوف ناک نہیں، نیک کہو، دو شادیوں کا فائدہ بھی تو ہونا چاہیے کوئی، شاہ ہاؤس جہان کے بچوں سے بھر جانا چاہیے اور زینب تو خود کہتی ہے شاہ میں آپ کے بہت سارے بچوں کی ماں بننا چاہتی ہوں۔" جہان زینب کے لہجے کی نقل اتار کر ہنسنے لگا، ژالے جھینپ گئی تھی، تب ہی زینب گلابی کمبل میں لپٹے بچے کے ہمراہ چلی آئی، اس کے چہرے پہ تمتماہٹ سی تھی، جہان کی آخری

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

بات سن چکی تھی وہ۔

"زیادہ بچوں کی ماں کو جنتی ہونے کی بشارت ہے، میری اس خواہش کے پیچھے لالچ تو بس جنت کا ہوا، آپ کسی خوش فہمی کا شکار نہ ہوں تو اچھا ہے۔" وہ نخوت سے کہہ رہی تھی، جہان نے زور دار قہقہہ لگایا تھا، پھر شرارتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"مجھے ایسی بیویاں زیادہ اچھی لگتی ہیں جو محبت کا اظہار کر کے پھر مکر جائیں۔" وہ سراسر اسے ہی چھیڑ رہا تھا، اب کے زینب نے اسے براہ راست گھورا تھا۔

"بے، اب اگر کوئی فضول بات کی آپ نے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔" دھمکی دیتے ہوئے اس نے بچہ ژالے کے پہلو میں لٹا دیا، پھر ژالے کا ماتھا چوما تھا۔

"دیکھو ذرا اپنے چھوٹے شاہ کو، کیسے پیارے ہیں ماشاء اللہ۔" زینب کی نظریں بچے کے چہرے پہ نثار ہو رہی تھیں، ژالے بے اختیار گردن نیچی کر کے بچے کو دیکھنے لگی اور بے اختیار مبہوت ہو کر رہ گئی تھی۔

"شاہ یہ تو ہو بہو آپ کی تصویر ہے جبھی اتنا پیارا ہے۔" وہ بے خودی کہہ رہی تھی، جہان بے ساختہ و بے اختیار قہقہہ لگا بیٹھا، ژالے کو اپنی بے ساختگی کا احساس جبھی ہوا تھا، جبھی خجل ہوتی چلی گئی۔

"زینب بھی یہی کہہ رہی تھی، اس کا مطلب میری بیویاں باجماعت دیوانی ہیں میری۔" اس کا لہجہ شوخ و شنگ تھا، متبسم تھا، زینب نے گہرا سانس بھر لیا۔

"چلیں جی انہیں پھر خود پہ فخر کرنے کا موقع مل گیا۔" وہ مصنوعی انداز میں چڑی۔

"یہ فخر کچھ اتنا بے جا بھی نہیں ہے، ہاں...... مجھے تو جے پہ رشک آرہا ہے، کاش پری بھی مجھے دوسری شادی کی اجازت دے دیتی، اتنے مزے میرے بھی ہو جاتے، خدمت اطاعت محبت واہ۔"

معاذ مسز آفریدی کے ہمراہ آیا تھا، پرنیاں ساتھ تھی، اس کا انداز مخصوص تھا بات کرنے کا، زینب کی ہنسی چھوٹنے لگی، وہ اٹھ کر مودب انداز میں مسز آفریدی سے ملی تھی، انہوں نے سر پہ ہاتھ رکھ دیا۔

"یہ آپ کا نواسہ۔" زینب نے بچہ ان کی گود میں دیا، مسز آفریدی خوشی و تشکر کے حساب سمیت آبدیدہ ہو کر رہ گئیں، ان کی جھولی میں رب نے انمول خزانہ دیا تھا۔

"یہ آپ کے ساتھ جائے گا ممی، اس کا بیگ تیار کر چکی ہوں میں۔" ژالے مدہم آواز میں کہہ رہی تھی، مسز آفریدی بے اختیار آنسو بہانے لگیں اور جو انہوں نے گفتگو کی تھی، اس کا لب لباب یہ تھا، کہ بچہ ان کے ساتھ نہیں جائے گا، ژالے کی گود بھری انہیں اچھی لگتی ہے، انہوں نے ژالے سے نیلما کی موت کا افسوس کرتے ہوئے اپنے سابقہ اعمال کی معافی بھی طلب کی تھی اور نیلما کے لئے دعا مغفرت بھی، ژالے خاموش آنسو بہاتی رہی۔

"میں عمر کے جس حصے میں ہوں بیٹی، وہاں بچے کو سنبھالنا پرورش کرنا ناممکن ہے، یہ تمہاری اولاد ہے اب تمہیں اس کی خوشیاں نصیب کرے۔" وہ رخصت ہوتے سب کی ممنون تھیں، مما ماما

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

جان سے بالخصوص اپنے ناروا سلوک کی معافی مانگی تھی۔
"کچھ کھاؤ گی ژالے!" جہان اسے لٹاتے ہوئے نرمی سے استفسار کر رہا تھا، اس نے تھکے ہوئے انداز میں سر کو نفی میں ہلا دیا۔
"نہیں شاہ! بس آرام کرنا چاہتی ہوں، بہت تنگ کیا ہے آپ کے بیٹے نے دنیا میں آتے ہوئے، حد سے سوا ہے تھکن۔" اس کے چہرے پہ مان بھری، مامتا سے لبریز مسکان اتر آئی تھی، جہان کھل کر مسکرایا، پھر جھک کر اس کی پیشانی چوم کر کمبل اس پہ برابر کر دیا۔
"ہاں، سو جاؤ، آرام ضروری ہے، اٹھو گی تو انشاء اللہ فریش ہو گی تم بالکل۔" ژالے نے مسکرا کر آنکھیں موند لی تھیں۔

☆☆☆

پھر بہت سارے دن بہت خاموشی سے بیتتے چلے گئے، ژالے بتدریج صحت مند ہو رہی تھی، زینب اس کا پل پل خیال رکھتی کسی ماں کی طرح، گویا وہ چھوٹی بچی ہو اور جس دن زینب نے قرآن پاک مکمل پڑھ کر نیلما کو ایصال ثواب کیا، ژالے ممنونیت و تشکر کے اظہار کے طور پہ اس کے ہاتھوں پہ چہرہ جھکا کر روتی رہی تھی، جب بچے کے نام رکھنے کا مرحلہ آیا تو سب نے یہ حق ژالے کو سونپا تھا، مگر ژالے نے یہ مان زینب کو بخش دیا تھا۔
"یہ زینی آپی کا بیٹا ہے، اس کا نام بھی آپ ہی رکھیں گی زینی آپی!" زینب اس مان اس محبت پہ فخر کے احساس سے لبریز نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی تھی، اگر وہ ژالے کی اس کے بچے کی خدمت کر رہی تھی تو کیسے ممکن تھا ژالے اس کا بدل اسے نہ لوٹاتی، وہ ژالے تھی، دیالو دل کی مالک، فیاضی میں زینب کو ہر بار پیچھے چھوڑ جانے والی۔
"ہاں..... یہ میرا بیٹا ہے، میں اس کا نام ایزد جہان رکھوں گی، ایزد جہان۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر تائیدی نظروں سے سب کو دیکھنے لگی تھی اور ژالے نے اس نام پہ تصدیق کی مہر ثبت کر دی تھی۔
گزرتے وقت نے ژالے کو نیلما کے غم سے نکلنے میں مدد دی تھی، خدا کا وعدہ ہے وہ جو زخم لگاتا ہے انہیں خود ہی مندمل بھی کیا کرتا ہے، ژالے جہان کے علاوہ معاذ اور زینب کے بھی بڑے پن اور اعلیٰ ظرفی کی قائل ہو گئی تھی، یہ لوگ واقعی اس مفاد پرست دنیا میں فرشتوں کی طرح بے غرض بے ریا تھے۔
"ژالے دودھ کا گلاس ابھی تک ویسے ہی کیوں پڑا ہوا ہے؟" زینب کی خفا خفا آواز پہ وہ اداسی کے گھیرے سے نکل کر اسے دیکھنے لگی، جس کی نگاہ میں خود سے برتی جانے والی لاپرواہی پہ شکوہ تھا، آدھا گھنٹہ قبل وہ اسے دودھ دے کر گئی تھی، جو یونہی رکھا تھا۔
"زینی آپی پلیز خود کو اتنا نہ تھکایا کریں، آپ کو ان دنوں آرام کی بھی ضرورت ہے۔" اسے اپنے سوا سب کی فکر رہتی تھی، زینب کی خاص کر، جو اس پہ دل و جان لٹانے کے درپے رہا کرتی تھی۔
"آپریشن کے بعد سب سے اہم احتیاط اور خوراک ہی ہوا کرتی ہے پھر میرا خیال تو ہمارے صاحب بہادر بھی رکھ لیتے ہیں، البتہ تمہاری حد سے زیادہ نرمی کی وجہ سے میں ان سے ذرا مشکوک

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہی رہتی ہوں۔'' زینب نے اسی پل ہاتھ لے کر باہر آتے جہان کو دیکھ کر آخری فقرہ دانستہ چھیڑ نے کو کہا تھا، جہان مصنوعی خفگی سے اسے دیکھتا قریب آگیا۔

''کیوں میری معصوم بھولی بیوی کو میرے خلاف ورغلا رہی ہو چالاک لڑکی۔'' زینب نے برا سامنہ بنالیا۔

''وہ کہاں بدگمان ہوتی ہے میری کوشش کے باوجود بھی، آپ نے بوٹی ہی ایسی سنگھائی ہوئی ہے۔'' پھر صرف زینب نہیں ہنسی تھی، جہان اور ژالے بھی اس ہنسی میں شامل تھے، اس سے ٹھیک ایک ہفتے بعد جب شام کو زینب جہان کے ہمراہ منتھلی چیک اپ کو جارہی تھی، تو ژالے نے خود اس کی شال پریس کر کے دی تھی کہ نیچے جہان نے عجلت مچا رکھی تھی، وہ آفس چھوڑ کر آیا تھا، بھابھی اسے بلانے آئی تو اس پیانگت پہ مسکرادی تھیں اور بے ساختہ دعا سے نوازا تھا۔

''خدا تم دونوں کا یہ رتحاد و اتفاق یونہی قائم دائم رکھے آمین۔''

''خدا آپ کی زبان مبارک کرے۔'' زینب کھلکھلائی تھی، جبکہ ژالے نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ ''آمین'' کہا تھا۔

زینب بھاگم بھاگ آکر گاڑی میں بیٹھی تو مما نے آیت الکرسی پڑھ کر دونوں پہ دم کیا تھا، موسم سرد تو تھا ہی بادلوں کے باعث یہ سردی تکلیف دہ حد تک بڑھ گئی تھی، زینب نے ہیٹر کی رفتار تیز کی تھی، گول گپوں کے اسٹال پہ آکر جہان نے بے اختیار بریک لگادی اور شریر نظروں سے زینب کا گلابی ہوتا چہرہ جھانچا۔

''اگر میں وہی جسارت کروں تو تم سابقہ گستاخی تو نہیں دہراؤ گی؟'' اور زینب اتنا جھینپی تھی کہ اس کے کاندھے پہ مکا دے مارا تھا۔

''یار آپس کی بات ہے، اب تمہارا کچھ کھانے کو دل کیوں نہیں کرتا؟'' اس کے کسی قدر جھنجلا کر کیے سوال پہ زینب کی کھنک دار ہنسی گاڑی کی فضا میں بکھر گئی تھی۔

''وہ ساری بے تکی حرکتیں کسی روڈ بے نیاز اور لاتعلق بندے کو کسی طرح سہی مگر اپنی خاموشی توڑنے کو اکسانے کے حربے تھے اینڈ دیٹس آل، اب کوئی خواہش کیسے ایڈے ہے، وجود میں روح میں نعمتوں کی فراوانی ہے، شکر کا شانتی کا احساس گہرا ہے۔'' وہ مسکرا رہی تھی اور جہان خاموش اسے دیکھتا رہ گیا تھا، مگر کلینک سے واپسی پہ جب اچانک غیر متوقع طور پہ اپنی گاڑی کی جانب آتے زینب کی نگاہ کچھ فاصلے پہ موجود تیمور پہ جا پڑی تھی، جو اسی پہ نظریں گاڑھے کھڑا تھا تو اس کا سارا اطمینان گھبراہٹ میں بدل گیا تھا، اس کی شدید پریشانی اس کے قدموں کی لڑکھڑاہٹ سے آشکار ہوگئی تھی، پہلی نگاہ میں تو وہ اسے پہچان بھی نہ سکی تھی، یہ وہ سابقہ اکھڑ مغرور شاہانہ مزاج تیمور خان تو نہیں تھا، یہ تو کوئی جوگی تھا، یا پھر کوئی سوالی، جو کاسہ پھیلائے آس بھری درد بھری نظروں سے اسے دیکھتا تھا، اس کی حالت صحیح معنوں میں کسی جواری کے جیسی تھی، جو اپنی کل متاع گنوا بیٹھا ہو، اس کے باوجود زینب اس سے خائف ہوگئی تھی تو وجہ اس کا سابقہ وحشیانہ سلوک ہی تھا، اس کی نگاہ کی لپک سے بچنے کی غرض سے ہی وہ بے اختیار جہان کے وجود میں پناہ لینا چاہتی تھی، جہان جو اس ساری صورتحال سے یکسر بے خبر اپنے دھیان میں تھا، بے ساختہ چونک کر متوجہ ہوا، زینب کی

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
http://www.bookstube.net

WWW.PAKSOCIETY.COM

نظروں کے متوحش تھا تب میں تیمور کو دیکھتے اس کے چہرے پہ آن کی آن میں بڑھی خشونت اور کرختگی کے ساتھ قہر کے تاثرات سمٹ آئے، اس نے اپنا بازو زینب کے وجود کے گرد پھیلایا تھا اور اسے یونہی استحقاق آمیز انداز میں تھامے مضبوط قدموں سے چلتا ہوا گاڑی کی جانب بڑھ گیا، تیمور کے چہرے پہ پھیلنے والا بے مائیگی اور نارسائی کا کرب کون دیکھ سکتا تھا، اس نے جانا تھا، اسی پل تو جانا تھا آگہی کے لمحے میں کہ پہلے بھی اللہ کی رضا کے بعد، اگر جہان کی مرضی ہوئی تو ہی زینب اسے مل سکتی تھی، کہ پہلے بھی اللہ کی رضا کے بعد جہان کے چاہنے پہ ہی وہ زینب کو پا سکا تھا، پھر......اب......اب اسے لگا تھا، جیسے اللہ کی مرضی تھی نہ جہان کی، حالانکہ اس نے تو اپنے تئیں بہت جال پھیلائے تھے، مگر جب رب اپنے بندوں سے راضی ہو جاتا ہے، تو ان کی مرضی کی پسند کے مطابق فیصلے کر کے انہیں نوازتا ہے، ہی زینب و جہان کا ملاپ بھی رب کی رضا کا مرضی کا واضح اشارہ تھا، بارش بے آواز آسمان سے اترتی تھی اور وہ بھیگتا جا رہا تھا، زیاں کے احساس کے ساتھ گھلتا جا رہا تھا، ختم ہوتا جا رہا تھا۔

مگر بھیگنے بھیگنے میں بھی فرق تھا، بھیگے تو زینب اور جہان بھی تھے، مگر وہ رب کی خاطر من کو مارنے والے تھے، اس کے راستوں پہ چلنے کا عہد رکھنے والے تھے، یہ بھیگنا رحمت کا بھیگنا تھا، بارش نے رحمت بن کر انہیں سیراب کیا تھا، جبھی دونوں سرشار تھے، جہان کا لمس اس کا استحقاق، زینب کو خدا کی طرف سے ملنے والا تحفظ لگتا تھا، وہ پھر سے نارمل تھی، پھر سے مضبوط۔

گاڑی میں بیٹھنے کے بعد جہان نے دروازہ بند کیا تھا، پھر اپنی جیکٹ اتار کر اسے پہنا دی اور یہیں پہ اکتفا نہیں کیا تھا، جیکٹ کا زپ بھی اپنے ہاتھوں سے بند کیا تھا تو ماضی کی برسات کی ایسی یاد میں سلگ اٹھنے والا زینب کا دل ہر تشنگی ہر خلش مٹا گیا، طے ہوا تھا اس پہ رب کا احسان بھرپور تھا،

ابن انشاء کی کتابیں

طنز و مزاح سفر نامے

- اردو کی آخری کتاب،
- آوارہ گرد کی ڈائری،
- دنیا گول ہے،
- ابن بطوطہ کے تعاقب میں،
- چلتے ہو تو چین کو چلئے،
- نگری نگری پھرا مسافر،

شعری مجموعے

- چاند نگر
- اس بستی کے اک کوچے میں
- دل وحشی

لاہور اکیڈمی

۲۰۵ سرکلر روڈ لاہور۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اگر وہ نہیں بھولی تھی کچھ بھی تو جہان بھی لمحہ لمحہ سنبھالے ہوئے تھا، قیمتی متاع کی مانند، خوشگوار دھڑکنوں سے لبریز احساسات کے ہمراہ اس نے کچھ کہے بغیر اپنے دونوں یخ بستہ ہاتھوں میں جہان کا چہرہ تھام لیا، پھر اس کی آنکھوں میں جھانک کر شرارتی تبسم سمیت بولی تھی۔

"بہا لگا، میں کتنی سرد ہو رہی ہوں۔" وہ کھلکھلائی تھی۔

"بالکل اس دن جتنی۔" جہان جواباً بے ساختہ بولا تھا، پھر دونوں ہنسنے لگے۔

تم اپنے سرد ہاتھوں سے میرے گال چھوتی تھیں
دسمبر میں مجھے تیری شرارت یاد آتی تھی

وہ گنگنایا تو زینب نے سرشار ہوتے ہوئے اس کے گلے میں بازو حمائل کر دیا تھا اور سر اس کے کاندھے سے ٹیک دیا، سکون کا طمانیت کا محبت کا یہ انداز بہت دل پذیر تھا، مگر وہ زیادہ دیر اس سے لطف نہیں اٹھا سکے تھے، بائیک پہ سوار دو نوجوان بہت دور سے یہ منظر دیکھ رہے تھے، برق رفتاری سے پاس سے گزرتے انہوں نے شوخ سیٹی بجائی تھی، زینب ایکدم کھسیا کر جھٹکے سے سیدھی ہوئی، جہان اس کی خفت وخجالت سے سرخ پڑتی رنگت کو دیکھ کر ہنستے ہوئے بے حال ہونے لگا۔

"کم آن یار! وہ جا چکے ہیں۔" جہان نے گویا اسے شرمندگی سے نکالنا چاہا، مگر وہ الٹا اسے گھورنے لگی تھی۔

"آپ مجھے بتا سکتے تھے، آج ہماری گاڑی کے گلاسز ڈارک نہیں ہیں۔" وہ خفت مٹانے کو اس پہ چڑھائی کر چکی تھی، جہان کی ہنسی میں مزید اضافہ ہونے لگا۔

"یار مجھے ہرگز اندازہ نہیں تھا واپسی تک تمہارا موڈ ایسا رومینٹک بھی ہو سکتا ہے ورنہ لازماً ایسا اہتمام رکھتا۔" اس کے لہجے میں شرارت ہی شرارت تھی، زینب اتنا جھینپی کہ حد نہیں، ایک بار پھر اسے گھونسے مار کر خفت مٹانے کی سعی کرتی رہی۔

"او...... ہیلو مسٹر...... رومینس کا آغاز کس نے کیا تھا؟" وہ روہانسی ہو رہی تھی، جہان نے مسکراہٹ ضبط کی اور اس کے کاندھے پہ اپنا بازو پھیلا لیا۔

"آف کورس میں نے اور میں وہیں سے کنٹی نیو کر رہا ہوں۔" اس کا بھاری لہجہ جذبات سے بوجھل ہونے لگا، آواز میں مدہوشی بھری ہوئی تھی، زینب گڑبڑا گئی، سرعت سے اس کا بازو ہٹایا۔

"شرافت سے ڈرائیو کریں، بارش تیز ہو رہی ہے۔" زینب نے اس کی توجہ خراب تر ہوتے موسم پہ دلائی تھی، جہان سرد آہ بھرتا سیدھا ہو گیا اور گاڑی اسٹارٹ کی۔

"گھر چل کر بات کرتے ہیں۔" اس نے اپنے تئیں زینب کو دھمکی دی تھی، مگر وہ ہرگز خائف نہیں لگ رہی تھی، محبت پاش نظروں سے کچھ دیر اسے دیکھتی رہی، پھر سر سیٹ سے لگا کر آنکھیں موند لی تھیں، زندگی خوبصورت تھی اور مکمل بھی اور وہ اپنے رب کی شکر گزار تھی، بے حد بے پناہ، بلاشبہ یہ اسی کی کرم نوازی تھی، کہ وہ ہر لحاظ سے مکمل تھی، آسودہ تھی۔

رب کی ایک رحمت باہر برس رہی تھی، ایک اس کے پاس تھی، اس کے جہان کی صورت اس کے مکمل سکون اور آسودگی کا باعث، اب واقعی اس کی زندگی اس کا جہان مکمل تھا۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مجھے کچھ کہنا ہے

اسوہ ریم

ڈیئر قارئین، فوزیہ آپی، اللہ سے دعا ہے، اللہ پاک ہمیشہ آپ پہ مہربان ہو۔

تم آخری جزیرہ ہو، بالآخر اپنے اختتام کو پہنچا، میں سب سے زیادہ اپنے رب رحمٰن کی شکر گزار ہوں، میرے مالک کا الحمدللہ مجھ پہ خاص کرم رہا اور پھر فوزیہ آپی کی بھی کہ ان کا تعاون میرے ساتھ رہا، جزاک اللہ آپی جی۔

قارئین کرام! آپ کو یاد ہوگا، اس ناول کے آغاز پہ بھی میں آپ سے مخاطب ہوئی تھی اور کچھ باتیں بھی کی تھیں، جنہیں کچھ مہربانوں نے غلط پیرائے میں لے لیا تھا، حالانکہ مجھ جیسی خاکسار گنہ گار پہ اللہ کا خصوصی کرم رہا کہ کبھی دعویٰ کیا نہ تکبر، اللہ کا احسان ہے کہ مجھے ان دونوں کاموں سے بچائے رکھا آگے بھی اللہ ہمیشہ محفوظ رکھے آمین۔

اک بات کہی تھی تب میں نے کہ یہ ناول "میرے ساحر سے کہو" سے کہیں زیادہ اچھا ہے، یہ ایک رائے تھی، ایک خیال تھا، اور بس جس کا میں مجھتی ہوں مجھے اس کی خالق ہونے کے ناطے پورا حق حاصل تھا، دعویٰ تھا نہ متکبرانہ کلمہ، اللہ شاہد ہے اس بات کا، لیکن برا مان لیا گیا، غلط سمجھ لیا گیا، اب میں اس بات کے حوالے سے صرف اتنا کہوں گی، کہ تب اللہ نے اگر میرے منہ سے یہ بات نکالی تھی، تو اللہ نے ہی اس بات کو ثابت بھی کر کے دکھا دیا، یہ ناول "میرے ساحر سے کہو" سے ہر لحاظ سے اچھا، بہترین اور شاندار ثابت ہو چکا، الحمدللہ۔

اس بات کی گواہی آپ سب کی اس میں انوالومنٹ آپ کی حد سے زیادہ جذباتی وابستگی خود واضح کر چکی، میں ان اپنے پیارے قارئین کی مشکور ہوں جنہوں نے اسے پڑھا پسند کیا اور سراہا اور اپنی سوچ مسلط نہیں کی، اس خیال سے پڑھا کہ میں نے اگر مختلف موڑ دیئے کہانی کو تو اس کی وجہ بھی ضروری اہم اور خاص ٹھہری ہوگی۔

یہاں مجھے بات ان قارئین سے کرنی ہے، جو اس ناول میں اس حد تک انوالو ہو گئے تھے اور ژالے سے اتنی محبت کرنے لگ گئے تھے کہ انہیں اسی باعث زینب سے نفرت ہو گئی تھی، اتنی نفرت...... الاماں الاماں۔

ایک وقت ایسا آیا تھا، ان کی آہ و بکا اور اشتعال کو دیکھتے کہ میں بھی گھبرا گئی تھی، پریشان ہو گئی تھی، کہ میرے قلم نے اتنے دل دکھا دیئے، اتنا تکلیف میں مبتلا کر دیا لوگوں کو۔

پیارے قارئین! مجھے کبھی آپ کی شدت پسندی یہ انتہا پسندی پہ غصہ نہیں آیا، اس کے باوجود کہ آپ ژالے کی محبت میں زینب کو رگیدتے رگیدتے مجھے بھی لپیٹ میں لے جاتے تھے، میں سمجھ سکتی تھی، یہ بھی آپ کی محبت ہے، محبت تو ویسے بھی اندھی ہوتی ہے، کچھ دکھائی نہیں دینے دیتی، جب اختیار نہیں تو ملامت کیسی، ملامت تو اختیاری فعل پہ لازم ہے ناں، ہاں مجھے افسوس ہوتا رہا، ملال ہوتا رہا، رنج ہوتا رہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

WWW.PAKSOCIETY.COM

مجھے اکثر یہ لگا، میں ناکام ٹھہری ہوں، میرا قلم ناکام ہو گیا ہے، میرا مقصد اصلاح تھا، جبھی اتنا حساس موضوع اٹھایا تھا، اب یہاں مجھے کچھ سوال آپ کے سامنے رکھنے ہیں، خدارا تسلی سے جواب سوچیے گا، گنجائش رکھتے ہوئے فیصلے کیجیے گا اب، میں آپ سے صرف یہ کہوں گی، ہمارے اردگرد نظر دوڑا لیجیے، آپ کو سکھ کم اور دکھ زیادہ نظر آئیں گے، انہی میں ایک المیہ طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح کا المیہ ہے، معمولی باتوں پہ جھگڑا اور پھر طلاق کا ہو جانا ایک عام واقعہ بن گیا ہے، کس لئے، کیسے؟ ان سوالوں سے الجھے بغیر ہم ایک اور نقطہ سوچیں، پرانے وقتوں میں ایک سے زائد شادیاں عار نہ تھیں، نہ مشکل نہ ٹھان جیسے اب بن چکی یا بنا دی گئیں، اس کی وجہ خود غرضی اور بے رحمی کا بہت زیادہ بڑھ جانا ہی ہے، بیس سے چالیس سال کے درمیان طلاق یافتہ خواتین کا سر کا سایہ اور گھر چھن جانا بہت بڑا ذہنی جسمانی نقصان ہے بلاشبہ اس نازک دور میں جبکہ بے راہ روی کا گراف اونچا اور صبر و استقامت نیکی و بھلائی کا فقدان ہے، خود کو عزت کو نفس کو بچا کے رکھنا ناگزیر ہو چکا ہے، انہی المیوں میں ایک المیہ جو کہ بہت تلخ سفاک بیا نک حقیقت، طلاق یافتہ بیوہ خواتین کا بے راہ روی کا شکار ہونا شامل ہے، ہم بہت آسانی سے بہت سہولت سے صرف ایسی خواتین کو مورد الزام ٹھہرا کر خود پہ پارسائی کا ٹیگ لگاتے ہوئے بری ذمہ ہو جاتے ہیں، حالانکہ ہم بری ذمہ نہیں ہو سکتے، ہمارا مذہب ہمارا خدا بیوہ طلاق یافتہ پہ ہرگز دوسری شادی کی پابندی عائد نہیں کرتا، مگر ہمارا معاشرہ ضرور کر رہا ہے، کوئی بھی عورت اپنا شوہر تقسیم کرنے پہ راضی نہیں، یا شاید اس کی ایک اور بدصورت وجہ یہ ہے کہ اسی صورت حال میں بعد میں آنے والی شوہر سمیت ہر چیز پر قبضہ جما کر پہلی یعنی قربانی دینے والی کو فالتو شے کی مانند کونے میں پھینک دیتی ہے، بات پھر گھوم پھر کے رویے کی شدت پہ آ گئی۔

سفاکی و خود غرضی پہ آ گئی، اس سے اجتناب اور کنارہ کرنے کی ضرورت ہے، اعتدال اور انصاف کے ساتھ خود احتسابی کی شدید ضرورت ہے، تم آخری جزیرہ ہو، ہرگز خاص کہانی نہیں تھی، مگر ان پوائنٹس نے اسے خاص بنا دیا، میں نے یہاں قربانی اعتدال اور خود احتسابی کا درس دینے کی اپنی سی کوشش کی، حلالہ کے متعلق غلط سوچ جو پھیل چکی اسے درستگی دینے کی کوشش کی، باقی ہدایت دینا تو بلاشبہ رب کا کام ہے، مگر یہاں مقام افسوس اور باعث رنج یہ بات تھی کہ میری اس ترغیب میرے اس خیال کو سختی سے رد کر دیا گیا، دکھ اس بات کا بھی بہت ہے کہ ہم کس سمت جا رہے ہیں؟ کتنے گمراہ ہو چکے ہیں، کہ اس ایک اہم بات کو اپنی زندگی سے اپنے دل و دماغ سے اتنا خارج کر ڈالا کہ اسے کہانی میں بھی قبول نہیں کر سکتے، جبکہ ضرورت تو اس امر کی ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اپلائی کریں، چار روزہ زندگی میں عین ممکن ہے ہمارا کوئی ایسا عمل ہی راہ نجات کا باعث ٹھہر جائے۔

میں آپ سے معافی کی خواستگار ہوں کہ میری تحریر کی وجہ سے آپ کے دل دکھے، آخر میں اتنا کہوں گی کہ میں تو ایسا ہی لکھتی ہوں، لکھنا چاہتی ہوں، اس کے باوجود کہ کوئی قبول کرے نہ کرے۔

اب آخری بات ان مہربان سے جنہوں نے میری اس بات کا برا مانا تھا، کہ میں قبل از وقت کیسے یہ کہہ سکتی ہوں کہ یہ ناول "میرے ساحر سے کہو" سے زیادہ اچھا ہے۔

معذرت آپ سے بھی، اگر آپ کو یہ میری بات بری لگی، لیکن میں اپنی بات پہ ابھی بھی قائم ہوں اور اپنی خامیوں خوبیوں سے الحمدللہ آگاہ ہوں اور اللہ پہ پورے بھروسے مان اور یقین کے ساتھ یہ کہتی ہوں۔

اجازت اس دعا کے ساتھ کہ رب میرے والدین پہ بہنوں بھائی ان کے بچوں پہ تمام مسلمانوں پہ مہربان ہو، انہیں ہمیشہ سلامت رکھے آمین۔

ام مریم

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY